طلع البدر
علینا

ڈاکٹر عبدالمنّان طرزی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا

(حمد اور نعت)

ڈاکٹر عبد المنّان طرزی

وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ

مکتوب مرفوع مشفوع منقوش فی اللوح والقلم سید العرب والعجم جسمہٗ مقدس معطر مطہر منور فی البیت والحرم شمس

جمیل الشیم شفیع الامم صاحب الجود والکرم واللہ عاصمہٗ وجبریل خادمہٗ والبراق مرکبہٗ والمعراج سفرہٗ وسدرۃ المنتہٰی

جملہ حقوق بحق روشن محفوظ

سال اشاعت : ۲۰۰۳ء

تعداد : ۵۰۰

قیمت : ۱۰۰ روپے

کمپوزنگ : اقرا گرافکس، لال باغ، پانی ٹنکی، دربھنگہ۔۴

سرِورق : وجے گرافکس

مطبع : نرالی دنیا پبلی کیشنز

358-A، بازار دہلی گیٹ، دریا گنج

نئی دہلی۔۱۱۰۰۰۲

ملنے کا پتہ :----------------------

ایچ۔اے۔منّان طرزیؔ

محلہ فیض اللہ خاں، دربھنگہ۔۸۴۶۰۰۴

فون:06272-234014

مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَةُ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادُ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْس

سَیِّدُ الثَّقَلَیْنِ نَبِیُّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامُ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتُنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبُ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبُ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ جَدُّ الْحَسَنِ

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا لائے ہم نعتوں کے پھول

۵۰۷ ۴۲ ۴۵ ۵۷۶ ۳۰ ۴۳

اب محمد مصطفیٰ سے پا بھی لیں حسنِ قبول

۳ ۹۲ ۲۳۹ ۷۰ ۳ ۱۷ ۹۰ ۱۱۸ ۱۳۸

۱۲۴۳+۷۶۰=۲۰۰۳ء

وَالْحُسَیْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

TALA AL BADRO ALAINA

NAAT SHARIEF (POETRY) 2003

Price : Rs. 100/=

اظہارِ تشکّر

اس مجموعے کی طباعت میں کچھ کرم فرماؤں کا تعاون بھی شامل ہے۔ اللہ پاک اُنہیں اجرِ نیک عطا فرمائے۔

سَیِّدُنَا طٰہٰ ﷺ سَیِّدُنَا یٰسٓ ﷺ سَیِّدُنَا طَاھِرٌ ﷺ سَیِّدُنَا

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوِدَاع
وہ آئے ماہِ کامل ہم میں آئے ثنیات الوداع کے راستے سے

وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَادَعَا لِلّٰہِ دَاع
اب اُن کا شکر واجب ہم پہ ٹھہرے کہ داعی حق کی دعوت دینے آئے

قبیلۂ
بنونجار
کی
بیٹیوں
کے
نام

انتساب

سَیِّدُنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ ﷺ سَیِّدُنَا عَبْدُاللّٰہِ ﷺ مُزَّمِّلٌ ﷺ

سَیِّدُنَا مُنْصُوْرٌ ﷺ سَیِّدُنَا نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ ﷺ سَیِّدُنَا نَبِیُّ التَّوْبَۃِ ﷺ سَیِّدُنَا حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ ﷺ سَیِّدُنَا مَعْلُوْمٌ ﷺ سَیِّدُنَا

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا	مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوِدَاعِ
وہ مثلِ ماہِ کامل ہم میں آئے	ثنیات الوداع کے راستے سے
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا	مَادَعَا لِلّٰہِ دَاعٍ
اب ان کا شکر واجب ہم پہ ٹھہرے	کہ داعیِ حق کی دعوت دینے آئے
اَیُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا	جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ
خدا نے آپ کو ہم میں ہے بھیجا	تو ہیں امرِ اطاعت لائے تحفہ
فَلَبِسْنَا ثَوْبَ یُمْنٍ	بَعْدَ تَلْفِیْقِ الرِّقَاعِ
پس ہم نے پہنے ہیں برکت کے کپڑے	جو تھے پیوند والے اُن کو چھوڑے
اَنْتَ شَرَّفْتَ الْمَدِیْنَۃَ	حَبَّذَا یَا خَیْرَ دَاعٍ
مشرف ہے مدینہ آپ ہی سے	ہے دعوت اچھی داعی سب سے اچھے
فَعَلَیْکَ اللّٰہُ صَلّٰی	مَاسَعٰی لِلّٰہِ سَاعٍ
خدائے پاک کی ہو اُن پہ رحمت	اٹھائی راہِ حق میں ہے مشقت
اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا	وَاخْتَفَتْ مِنْہُ الْبُدُوْرُ
وہ بن کر چودھویں کا چاند آئے	بدورِ کُل نے اُن سے حصے پائے
مِثْلَ حُسْنِکَ مَارَأَیْنَا	قَطُّ یَا وَجْہَ السُّرُوْرِ
حسیں دیکھا نہیں ہے آپ جیسا	مسرت بخش ہے چہرہ کچھ ایسا
اَنْتَ شَمْسٌ اَنْتَ بَدْرٌ	اَنْتَ نُوْرٌ فَوْقَ نُوْرٍ
ہیں خورشید آپ ہی اور ماہِ کامل	سراپا نور کا ہیں، نور حاصل
اَنْتَ اِکْسِیْرٌ وَّ غَالٍ	اَنْتَ مِصْبَاحُ الصُّدُوْرِ
ہیں اکسیر آپ ہی امراضِ دل کے	سراجِ حق ہوں ہر سینے میں جیسے

صَفِیُّ اللّٰہِ ﷺ سَیِّدُنَا نَجِیُّ اللّٰہِ ﷺ سَیِّدُنَا کَلِیْمُ اللّٰہِ ﷺ سَیِّدُنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ﷺ سَیِّدُنَا خَاتَمُ الرُّسُلِ ﷺ سَیِّدُنَا

سَیِّدُنَا شَہِیدُ ﷺ سَیِّدُنَا شَاہِدُ ﷺ سَیِّدُنَا شَہِیرُ ﷺ

بلا شبہ تو بشر ہے تو کبھی خدا نہیں ہے
کوئی کیا بتائے لیکن کہ تو کیا ہے کیا نہیں ہے

سَیِّدُنَا وَلِیٌّ ﷺ سَیِّدُنَا حَقٌّ ﷺ سَیِّدُنَا قَوِیٌّ ﷺ سَیِّدُنَا

فہرست

		صفحہ
طرزی کی نعتیہ شاعری	مولینا شبنم کمالی	۱۱
"طلعَ البدرُ علینا" ایک حسین شعری گلدستہ	ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی	۱۸
قطعاتِ تاریخ طباعتِ تصنیف	ڈاکٹر منصور عمر	۱۱۰

حمد

حمد تیری ہی خدایا دولتِ نادار ہے	۲۵
سب سے بلند و بالا	۲۷
میں بندہ ترا تو میرا خدا، سبحان اللہ، سبحان اللہ	۲۹

نعت

فروغِ عشق ہے جس سے وہ محبوبِ حسیں تم ہو	۳۲
شفیعِ محشر، قسیمِ کوثر، درود تم پر سلام تم پر	۳۴
کوئی آرزو نہیں ہے کوئی مدّعا نہیں ہے	۳۶
زخموں کا مداوا مرے کچھ اور نہیں ہے	۳۹
اے رحمتِ عالم، مجھے دامن میں چھپا لے	۴۱
جسے عشقِ محبوبِ داوَر رہے گا	۴۴
کاش اتنا ہی کرم اے شہِ طیبہ ہوتا	۴۷

صِدقٌ صلی اللہ علیہ وسلم سَیِّدُنا رَحمۃٌ صلی اللہ علیہ وسلم سَیِّدُنا بُشریٰ صلی اللہ علیہ وسلم سَیِّدُنا

جمالِ ماہِ اسریٰ کی لحد میں چاندنی ہوگی ۴۹

یہی دولت، یہی پونجی، یہی ساری کمائی ہے ۵۲

کونین کی ظلمت چھٹ جائے پُر نور نظارا ہو جائے ۵۴

متاع و مال و زر منصب نہیں کچھ کام آتے ہیں ۵۶

چشم رحمت تو بر حالِ ما بکشا ۵۸

ہمیں مصطفیٰ بلاتے تو کچھ اور بات ہوتی ۶۱

میرے ہاتھوں سے نہ چھوٹے گا تمہارا دامن ۶۳

آپ بیمارِ غم کی کہانی سن تو لیجئے اسی کی زبانی ۶۵

کاسۂ دل کی پونجی ہو عشقِ نبی جس گدائے درِ مصطفیٰ کیلئے ۶۷

خستہ کشتی ہے تیز دھارا ہے ۶۹

عطا ہو مجھ کو بھی اذنِ حضوری یا رسول اللہ ۷۲

مکیں سے یا لامکاں سے پہلے زمیں سے یا آسماں سے پہلے ۷۴

زمیں کیا آسماں تک ہے، مکیں کیا لامکاں تک ہے ۷۷

میکدہ کھلتا ہے موسم کی ضرورت دیکھ کر ۷۹

گویائی کو توقیرِ عبادت نہ ملے گی ۸۱

ذِکر ہے ان دنوں مدینے کا ۸۳

ہیں عشق کی اک ابتدا حضرت محمد مصطفیٰ ۸۵

سلام بوقت ذکرِ ولادتِ رسولِ پاک ۸۷

قطعات

وہ لمحہ بڑا کیف پرور رہے گا ۸۹

مُنتَقٰی ﷺ سَیِّدُنا اُمِّیٌّ ﷺ سَیِّدُنا مُختَارٌ ﷺ سَیِّدُنا اَجِیرٌ ﷺ

کیسے کوئی بتائے کہ کیا کیا حضور ہیں ۸۹

نہ ہمدردی نہ کوئی مہربانی کام آئے گی ۸۹

دل ہے غم گیں، آنکھیں پُرنم آیئے کوئی نعت کہیں ۹۰

آغوشِ پاکِ آمنہ اہلاً وسہلاً مرحبا ۹۰

کسی کو دوستو دنیا کی دولت کا بھروسہ ہے ۹۰

یاد ہیں اچھی طرح بارانِ رحمت کے وہ دن

طواف کعبے کا ۹۲

سعیٔ صفا و مَروہ ۹۳

زمزم اگر پی لیجئے ۹۴

عَرفات کا وقوف ۹۵

مزدَلِفہ شب گذاری ۹۶

وہ مِنیٰ کے چار دن ۹۷

آؤ رمی کرلیں ۹۸

ترے روضے کی جالی ہے ۹۹

مسجدِ نبوی ۱۰۰

حَرم سے حَرم تک ۱۰۱

❁❁❁

سَیِّدُنا اِمَامُ الْمُتَّقِیْن صلی اللہ علیہ وسلم سَیِّدُنا قَآئِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ صلی اللہ علیہ وسلم سَیِّدُنا

شبنم کمالی،

سابق پرنسپل، جامعہ امانیہ لوام،

دربھنگہ۔

طرزی کی نعتیہ شاعری

خاتم المرسلین رحمۃ اللعالمین، سیّد عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و کردار، اوصاف و عادات اور سراپا کی منظر کشی اگر اشعار کے ذریعہ کی جائے تو اُسے نعت کہا جاتا ہے۔ نعت گوئی میں مقصدِ اعظم حصولِ ثواب اور برکت و رحمت کا اکتساب ہے۔ اس لئے شاعری کی یہ صنف ہر اُس زبان میں پائی جاتی ہے جو زبان عام طور سے مسلمانوں میں رائج اور شائع ہے۔ زبان اُردو میں بھی اس کا وافر ذخیرہ اور کافی اثاثہ موجود ہے۔ اُردو میں آغازِ شاعری کے وقت سے ہی شعرائے کرام نے اس صنف میں طبع آزمائی کی۔ جیسے جیسے اُردو شاعری عروج و ارتقا کی منزلیں طے کرتی گئی، نعتیہ شاعری میں بھی تمام محاسنِ شعری کا مکمل خیال رکھا جانے لگا۔ ندرتِ خیال، جودتِ فکر حسین استعارات، کنایات، تمثیل، تشبیہ اور تلمیح کے ساتھ ہی تمام صنائع اور بدائع نعتیہ شاعری میں بھی بہ درجۂ کمال داخل ہو گئے۔ اب نعتیہ شاعری اپنا ایک الگ مقام بنا کر شاعری میں ممتاز اور سربلند ہو چکی ہے اور شعراء بہتر سے بہتر کی تلاش اور جد و جہد میں مصروف ہیں۔

اہل علم اور صاحب فکر و فن شعراء نعت کے تقدس اور عظمت کو ہر حال میں ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے روایاتِ کہنہ کی پاسداری کرتے ہوئے کر حسین

سَیِّدُنا رُوْحُ الْحَقِّ صلی اللہ علیہ وسلم سَیِّدُنا رُوْحُ الْقُدُس صلی اللہ علیہ وسلم سَیِّدُنا مُقَدَّس صلی اللہ علیہ وسلم سَیِّدُنا مُقَدَّم صلی اللہ علیہ وسلم سَیِّدُنا شَفِیْق

خَلِیْلُ الرَّحْمٰن صلی اللہ علیہ وسلم سَیِّدُنا بَر صلی اللہ علیہ وسلم سَیِّدُنا مُبِر صلی اللہ علیہ وسلم سَیِّدُنا وَجِیْہ صلی اللہ علیہ وسلم سَیِّدُنا نَصِیْح صلی اللہ علیہ وسلم سَیِّدُنا نَاصِح

سے حسین تر، عمدہ، پاکیزہ اور جدید لباس سے نعت کو آراستہ کرنے میں مشغول ہیں۔ میری معلومات کے مطابق اُردو نعتیہ شاعری کے قدیم رنگ میں انقلابِ عظیم پیدا فرما کر اس کے میدان کو وسعت عطا کرنے والے اور اس کے دامن کو افکار و معانی کے جواہرات سے پُر کرنے والوں میں امام احمد رضا خاں قُدِّس سرّہٗ العزیز کی حیثیت امام کی ہے۔ پھر تو راستے کھل گئے۔ راہیں ہموار ہو گئیں اور سلسلہ چل پڑا۔

چوں کہ نعتیہ شاعری کی غایتِ اصلی حصولِ ثواب اور طلبِ برکت ہے اس لئے خصوصیت کے ساتھ تمام اہلِ ایمان اور صاحبِ عقل و دانش شعراء نے کچھ نہ کچھ نعتیں لکھنے کی کوششیں ضرور کی ہیں۔ مگر نعت کا لازمی عنصر محمد رسُولُ اللہ ﷺ کے ساتھ قلبی محبت و عقیدت ہے، اس لئے صاحبِ عرفاں اور اہلِ محبت کی نعتوں میں یہ رنگ واضح اور نمایاں نظر آتا ہے۔ حقیقت میں یہی لوگ کامیاب اور کامراں بھی دکھائی دیتے ہیں۔ ان ہی خوش نصیب لوگوں میں ڈاکٹر عبدالمنان طرزیؔ بھی شامل ہیں۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبدالمنان طرزیؔ جو ماشاء اللہ اب حرمین شریفین کی زیارت اور حاضری سے بہرہ ور ہو چکے ہیں مدینۃ النبی اور روضۃ النبی ﷺ کو زینتِ قلب و نظر بنا کر نعت گوئی کا ایک عظیم دنیاوی صلہ پا چکے ہیں۔ پھر نعت گوئی کا اُخروی صلہ مغفرت، نجات اور شفاعت کی صورت میں پانے کی اُمید یقین کی حد تک رکھتے ہیں اُن کی نعتیہ شاعری کے محمود اور مقبول ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ میں نے اُن کا بچپن دیکھا، جوانی دیکھی اور اب یونیورسٹی کے شعبۂ درس و تدریس سے

ریٹائرمنٹ کے بعد کی زندگی بھی دیکھ رہا ہوں۔ میں نے اُن کے عالمِ شعور میں آنے کے بعد ہی سے صوم وصلوٰۃ کی پابندی دیکھی۔ انتہائی ذوق و شوق کے ساتھ قرآنِ حکیم کی تلاوت کا وظیفہ بھی دیکھا۔ پھر عالمِ شباب میں اُن کے قدم رکھنے کے بعد بلکہ کچھ پہلے ہی سے شاعری کا ایک فطری ذوق بھی دیکھا۔ اُن کی قادرالکلامی مسلّم ہے۔ یہ اور بات ہے کہ شاعری جنون کی حد تک کبھی اُن پر مسلط نہیں رہی بلکہ اوقاتِ فرصت میں طبیعت کے موزوں ہونے پر کچھ سوچتے کچھ پڑھتے اور کچھ لکھتے رہے۔ جہاں عبدالمنان طرزیؔ نے شاعری کے دیگر اصناف کو اپنا موضوع بنایا وہیں نعتِ حضور شافعِ یوم النشور ﷺ کو بھی اپنا وظیفۂ حیات بنایا۔ اس طرح بہت پہلے اُن کا ایک شعری مجموعہ ''لکیر'' ۱۹۷۲ء میں شائع ہوا۔ پھر ملازمت سے سبکدوشی کے بعد اُن کی جدوجہد، محنت شاقّہ اور مہارتِ تامّہ کا ایک عظیم ثمرہ ''رفتگاں و قائماں'' ۲۰۰۱ء میں طباعت و اشاعت کی منزلوں سے گذر کر مقبول ہوا۔ اسے ایک تاریخی دستاویز اور شاہکارِ جمیل کہنا صحیح اور درست ہے۔ ان دونوں میں بھی نعتیہ کلام موجود ہے۔ اور اب اُن کی نعتوں کا مجموعہ ''طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا'' کے نام سے پیشِ نظر ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ شاعری جناب عبدالمنان طرزیؔ کو وراثت میں ملی ہے۔ اِن کے والد محترم جناب حافظ و قاری محمد داؤد صاحب طالبؔ جلواروی ایک خوش طبع اور ماہرِ فن شاعر تھے۔ ''نغمہ زارِ وفا'' کے نام سے اُن کے نعتیہ کلام کا مجموعہ بہت پہلے شائع ہو چکا ہے۔ لیکن طرزیؔ صاحب کی شاعری کا رنگ طالبؔ جلواروی رحمۃ اللہ علیہ کے رنگ سے

بالکل ہی جدا ہے۔محترم طالبؔ صاحب کی شاعری میں سہل نگاری، سلاست، روانی اور قدامت، میر دہلوی، داغ دہلوی، آرزو لکھنوی کے انداز میں موجود ہے۔اس کے برعکس طرزیؔ کی شاعری میں عربی و فارسی تراکیب علامہ اقبال کے رنگ میں زیادہ نمایاں ہیں۔"رفتگاں و قائماں" میں چوں کہ واقعہ نگاری تاریخ بیانی ہی مقصود ہے اِس لئے وہاں سلاست، سادگی اور عام فہم انداز بدرجہ کمال موجود ہے۔لیکن اُن کی عام شاعری کا یہ رنگ نہیں۔ اِلا ماشاء اللہ بعض کلام میں آسان پیرایہ اور سہل انداز بھی پایا جاتا ہے۔پھر بھی تخیلات اور تشبیہات کی جلوہ گری زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ البتہ جناب طرزیؔ کی نعتیہ شاعری میں تشبیہات جمیلہ اور تخیلات نفیسہ کے ساتھ ہی بعض کلام یا بعض شعر میں سلاستؔ، روانی، سادگی اور معنویت نمایاں ہے۔کہیں کہیں نعت میں اُن کی شاعری کا مخصوص رنگ بھی جھلکتا دکھائی دیتا ہے۔نعت پاک انتہائی عقیدت اور جذبۂ محبت کے ساتھ کہی گئی ہے اس کا اندازہ آپ ان کا مجموعۂ نعت دیکھ کر ہی کرلیں گے۔پھر بھی چند اشعار نمونہ کے طور پر حاضر کردینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

حمد باری تعالیٰ کے دو شعر:

میں حرفِ دعا، تو دستِ عطا سبحان اللہ سبحان اللہ
محتاج ہیں تیرے شاہ و گدا سبحان اللہ سبحان اللہ

میری خصلت ہے خطا اور عفو ہے تیری صفت
ناتواں ہے دوش اِس پہ معصیت کا بار ہے

نعتِ حضور کے چند اشعار:

ضیائے بزمِ انجم ہے تمہارے نور کا صدقہ
شبِ تارِ عدم کے واسطے ماہِ مبیں تم ہو

تو ضیائے شمعِ ایماں تو جمالِ بزمِ عرفاں
ترے حسن کا تبسم کہیں نارسا نہیں ہے

روشن ترے کردار کی قندیل ہے ایسی
دشمن نے بھی مانا ہے تو صادق ہے امیں ہے

اِسی سے شامِ غم رشکِ چراغِ طور ہے اپنی
نظر میں گنبدِ خضریٰ کی جنت جو بسائی ہے

لئے دل میں عشقِ آقا تو زباں پہ ربِّ سلّم
یونہی ہم جہاں سے جاتے تو کچھ اور بات ہوتی

جس رات کا سرمایہ نہ ہو تیرا تصوّر
اس شب کو شبِ قدر کی عظمت نہ ملے گی

اب ذرا اس سے بھی آگے تخیل کی بلند پروازی دیکھنی ہو اور اُن کے انداز خصوصی کا مشاہدہ مقصود ہو تو چند شعر زینتِ نگاہ بنائیں:

منعکس جلوۂ حسنِ نورِ خدا بارِ اوّل جمالِ محمدؐ میں تھا
بارِ دیگر خدا آئینہ بن گیا جلوۂ چہرۂ مصطفیٰؐ کے لئے

ادائے حسنِ ازل تجلّی سے آئینہ ساز بن رہی تھی
جِلا جمالِ محمدیؐ کو ملی اُسی کے نشاں سے پہلے

نظر کی حد ہے مازاغ البصر کی معنویّت میں
تری رفتار کی گرمی صراطِ کہکشاں تک ہے

شرابِ جلوۂ زیبا سے چھلکے وہ بھی دن آئے
مرے دل کی بھی مینائے بلوری یا رسول اللہ

اِس نوعیت کے اشعار اُن کے مجموعۂ نعت میں بہت سے ملیں گے۔ کتاب کا معائنہ کریں گے تو راز منکشف ہوتا جائے گا۔

جناب طرزیؔ کی سہل نگاری اور سادہ بیانی کا نمونہ ایک حمد ہے ؎

سب سے بلند و بالا سُبْحَانَ رَبِّیَ اعلیٰ

اور نعت پاک میں نمونہ یہ ہے ؎

محروم تم اپنوں کو بھلا کیسے رکھو گے غیروں کو طلب سے بھی سوا بخشنے والے
اے گیسوؤں والے اے گیسوؤں والے

اس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ سہل نگاری پر بھی قدرت رکھتے ہیں لیکن طبعی طور پر تشبیہات اور ترکیبات کی طرف زیادہ راغب ہیں یا یوں کہیے کہ وہ اپنے تخیلاتِ عظیمہ اور افکارِ جمیلہ کو اپنے کلام میں پیش کرنے کے لئے جن کو ذریعہ بنانا چاہتے ہیں ان کے خیال میں وہ سہل اور سادہ الفاظ میں ممکن نہیں۔ بہر کیف اُن کے نعتیہ کلام کا رنگ جو بھی ہو چاہے وہ عمومی ہو

یا خصوصی پسندیدہ اور بہتر ہے۔ وہ نعت گوئی کے صدقے دنیا میں تو کامیاب ہوئے ہی، انشاءاللہ آخرت میں بھی فوز وفلاح کی سعادتِ عظمیٰ پائیں گے۔

پروفیسر حافظ عبدالمنان طرزیؔ نے حج وزیارت کے موقعہ سے جن مقاماتِ مقدسہ کا مشاہدہ کیا۔ ان مقامات کی یادیں تو زندگی کے آخری لمحات تک آتی رہیں گی اور ان کے تصورات میں کھو کر کیف وسرور سے ہم کنار ہونے کا شرف ہمیشہ حاصل ہوتا رہے گا۔ اپنے جذباتِ قلبی کی عکاسی کے لئے جب شاعری کو آواز دی گئی تو دس نظمیں وجود میں آگئیں اور واقعی ایک مخصوص انداز منفرد رنگ نے ان دسوں نظموں کو تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ کی صف میں جگہ دے دی۔ حضرت طرزیؔ سے قبل اس خوبی وزیبائی کے ساتھ کسی شاعر نے زبانِ اُردو میں حرمین شریفین کے مقامات کی مدحت سرائی نہیں کی ہوگی۔ یہ میں اپنی معلومات کی روشنی میں کہہ رہا ہوں۔ اللہ عزوجل قبول فرمائے اور جزائے خیر سے بہرہ ور کرے۔ آمین۔

بجاہ سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہٖ اجمعین۔

دربھنگہ ۲۵/ جولائی ۲۰۰۳ء

شبنمؔ کمالی

عَلَيْكَ يَا خَلِيْلَ اللّٰهِ اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اَلصَّلوٰةُ

پروفیسر فاروق احمد صدیقی
شعبۂ اُردو، بہار یونیورسٹی، مظفر پور

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا
ایک حسین شعری گلدستہ

"طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا" پروفیسر حافظ عبدالمنان طرزی کی اُردو نعتوں کا دلکش مجموعہ ہے۔ طرزی صاحب ایک خوش فکر کلام شاعر کی حیثیت سے دنیائے ادب میں خاصے معروف ہیں رہی سہی کسر اُن کی فخریہ شعری پیش کش ''رفتگاں و قائماں'' دربھنگہ کی منظوم ادبی تاریخ نے پوری کردی۔ اگر یہ مایۂ ناز کارنامہ منظرعام پر نہیں آیا ہوتا تو بھی علم، عمل اور عشق کی تثلیث اُن کو آفاق میں محترم بنانے کے لئے کافی تھی، کیوں کہ یہ وہ دولتِ گراں مایہ ہے جو اس دَور میں نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے۔

وہ صاحبِ علم ہیں اس میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں باعمل ہیں اس کا بھی عام اعتراف ہے۔ عاشقِ رسول ہیں یہ بھی اربابِ نظر سے مخفی نہیں۔ وہ خواب میں حضور انور ﷺ کی زیارتِ پاک سے مشرّف ہو چکے ہیں۔ ایک مومن کے لئے یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے۔ فارسی کے ممتاز شاعر عزیزؔ لکھنوی نے کیا خوب کہا ہے ؎

دہد حق عشقِ احمد بندگانِ چیدۂ خودرا
بہ خاصاں شاہ می بخشد مئے نوشیدۂ خودرا

هَلْ اَنَا اللّٰهُ ... (border: اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ عَرْشِ اللّٰهِ اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اَخْتَارَهُ اللّٰهُ اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ خَلْقِ اللّٰهِ)

طرزیؔ صاحب خدائے پاک کے اُنہیں منتخب بندوں میں ہیں جو بچپن ہی سے "عشقِ احمدؐ" کے امین وعلم بردار رہے ہیں۔ اس لئے نعت گوئی اُن کا پیدائشی حق ہے۔ وہ نعت گو ہی نہیں ہیں نعت خواں بھی ہیں۔ میں نے کئی مشاعروں میں اُنہیں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے تو محسوس ہوا کہ

ع بلبل چہک رہا ہے ریاضِ رسول میں

یہ تو ایک امر مسلمہ ہے کہ حضور کی محبت ایمان کی پہلی شرط ہے اور نعتیہ شاعری اس مقدس جذبہ کا اظہار ہے۔ شاعرِ بارگاہِ رسالت حضرت حسّان بن ثابتؓ سے لے کر پروفیسر طرزیؔ تک محبانِ رسول کا سلسلہ نجوم نظر آتا ہے ان میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی زبان میں اور اپنے اپنے رنگ میں عقیدت ومحبت کا اظہار کیا ہے۔ اس حسنِ زینت کے ساتھ کہ ؎

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّداً بِمَقَالَتِیْ
وَلٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ

(حضرت حسّان بن ثابتؓ)

(میں نے اپنے کلام سے حضور ﷺ کی مدح بیان نہیں کی ہے بلکہ ان کا نام پاک لے کر اپنے کلام کو ترفع بخشتا ہے)

پروفیسر طرزیؔ چوں کہ عاشقانِ رسول کے اس طبقہ تعلق رکھتے ہیں جو عظمتِ رسول پر اپنا تن من دھن نچھاور کرنا معراجِ زندگی سمجھتا ہے اس لئے ان کو یہ کہنا ہی چاہیے تھا کہ ؎

فکر، وجدان، نعت و نغمہ و شعر
کیا ہمارا ہے؟ سب تمہارا ہے

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ وَّقَاہُ اللّٰہُ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ

اور جس نے اس جذبۂ عقیدت سے نعتیں کہی ہوں اسے اس ادّعا کا بھی حق پہنچتا ہے کہ ؎

زخموں کا مداوا مرے کچھ اور نہیں ہے
یا گنبدِ خضریٰ ہے یا پھر اس کا مکیں ہے

اور ان کے اس عقیدۂ راسخ پر بھی صداقت کی مہر لگی ہوئی ہے کہ ؎

جسے عشقِ محبوبِ داور رہے گا
وہ ہمراہِ سلمانؓ و بوذرؓ رہے گا

یقیناً جن خوش نصیبوں کا سینہ عشقِ رسول کا گنجینہ ہے وہ صحابۂ کرام کی رفاقت و معیت سے سرفراز ہوں گے بلکہ خود نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی صحبت میسر ہوگی کیونکہ آپ کا ارشاد ہے۔

اَنْتَ مَعَ اَحْبَبْتَ (تم اس کے ساتھ ہوگے جس سے محبت ہے)

اب طرزؔی صاحب کہاں رہیں گے محتاجِ وضاحت نہیں۔

طرزؔی صاحب کی نعتوں کے مطالعہ سے پہلا تاثر یہ قائم ہوتا ہے کہ وہ دل کی آواز ہیں جس نعت کو پڑھئے ایک خاص کیفیت اور جذبے سے معمور نظر آتی ہے اور وہ اس لئے کہ انہوں نے نعت گوئی کے آداب کو ملحوظ رکھا ہے۔ وہ خود کہتے ہیں ؎

درودِ پاک پڑھ کر نعتِ محبوبِ خدا لکھئے
زمیں بھی نرم ہوگی دل کی کھیتی بھی ہری ہوگی

ان کا یہ صرف زبانی دعویٰ نہیں ہے۔ عمل بھی ہے۔ اُن کی وہ نعتیں ملاحظہ ہوں جو مندرجہ ذیل مطلعوں سے شروع ہوتی ہیں۔ دیکھئے اُن

اَللّٰهُ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَنْ وَّقَرَهُ اللّٰهُ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

کی زمین کتنی نرم ہے اور ان میں دل کی کھیتی کتنی ہری بھری نظر آرہی ہے ؎

فروغِ عشق ہے جس سے وہ محبوبِ حسیں تم ہو
مکیں لامکاں کے خانۂ دل میں مکیں تم ہو

کاش اتنا ہی کرم اے شہِ طیبہ ہوتا
میرے گھر تیرے تبسّم کا اُجالا ہوتا

یہی دولت، یہی پونجی، یہی ساری کمائی ہے
دل اپنا ہے شہِ کونین کی مدحت سرائی ہے

آپ بیمارِ غم کی کہانی سن تو لیجے اُسی کی زبانی
مژدۂ جاں فزا کوئی لائے میرے گھر آپ کی نعت خوانی

مذہبی شاعری، خصوصاً نعتیہ شاعری کے تعلق سے یہ خیال عام ہے کہ چوں کہ یہ عقیدے اور عقیدت کی شاعری ہوتی ہے اس لئے اس میں شعری حُسن کا پیدا ہونا مشکل ہے۔ میرے نزدیک یہ محض بہانہ بازی ہے۔ تلوار کاٹتی ہے مگر ہاتھ چاہئے۔ اردو کے سب سے بڑے نعت گو شاعر مولانا احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں ؎

جو کہے شعر و پاسِ شرع، دونوں کا حُسن کیونکر آئے
لا اُسے پیشِ جلوۂ زمزمۂ رضا کہ یوں

پروفیسر طرزیؔ ایک بڑے فن کار ہیں۔ چنانچہ اُنھوں نے اپنے کلام کو محض فکرِ منظوم کا نمونہ نہیں بننے دیا ہے بلکہ اُس کو جمالیاتی حُسن سے بھی آراستہ کیا ہے اور یہ ایک دو شعر کا رنگ نہیں۔ حدِ نگاہ تک خطۂ گلزار نظر آتا ہے۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُخْتَارَ الْأَصْفِيَاءِ اَلصَّلٰوةُ
يَا مَهْبِطَ وَحْيِ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَلِيْمَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَبْلَغَ

چند نظر افروز نمونے ملاحظہ ہوں ؎

جمالِ مصطفیٰ کی اُن کو شاید مل گئیں چھینٹیں
مہ و انجم میں اپنی تو نہیں یہ دل کشی ہوگی
تمہاری یاد کا ساون کچھ ایسا جھوم کر برسا
ہے شادابی نظر میں دل کی کھیتی لہلہائی ہے
یہ ہوا کے سرد جھونکے جو شمیم زلفِ آقا
مرے واسطے بھی لاتے تو کچھ اور بات ہوتی
کس کی یہ رہ گزر ہے؟ ہر ذرّہ
ماہ پارا ہے، مہر پارا ہے
لالہ و گل خود کھلا لیتی ہے صحرا کی زمیں
وسعتِ افلاک سے بارانِ رحمت دیکھ کر

پروفیسر طرزی کو یہ سعادتِ سرمدی بھی حاصل ہے کہ وہ حافظِ قرآن ہیں اور نعت گوئی کا پہلا ماخذ کلامِ الٰہی ہے چنانچہ نعت گوئی کے مرحلے میں قرآن پاک پر اُن کی گہری نظر رہی ہے. جس کا ایک واضح ثبوت یہ ہے کہ آیاتِ قرآنی کو اس فنکاری کے ساتھ اُنہوں نے اپنے شعروں میں پرویا ہے کہ وہ متعلقہ شعر کا لازمی حصہ بن گئی ہیں اور اُن میں ایک فطری حسن پیدا ہوگیا ہے۔ اشعار ذیل ملاحظہ ہوں ؎

وہ منزل قُرب کی جس کی سند قَوسَین اَوْ اَدنیٰ
علو کا پوچھنا کیا تاحدِ عرشِ بریں تم ہو

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَازَکِیُّ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

ہے لبِ جبریل پہ اِلاّ قـلـیـلا کی سند
صاحبِ لولاک کی شانِ عبادت دیکھ کر

تھے مشیت میں امکان جو تطہیر کے تھے جو اسرار آدم کی تقدیر کے
چند ٹکڑے ہوئے حق کی تنویر کے اِنّما کیلئے ھَلْ اَتیٰ کیلئے

سماعت کیا، بصارت کیا یہ مَا اَوْحیٰ وہ اِذْ یَغشٰی
حرارت قلب کی تیرے حریم کن فکاں تک ہے

مختصر یہ کہ پیش نظر مجموعہ فکری اور فنی دونوں لحاظ سے اردو شاعری کے سرمایہ میں ایک اہم اضافہ ہے۔ پروفیسر طرزیؔ اس گرانقدر نعتیہ مجموعہ کے لئے ہماری مبارکباد کے مستحق ہیں۔ علمی وادبی حلقوں میں مجموعہ کا پرجوش خیر مقدم ہونا چاہیے۔

مظفر پور،

۲۰؍جون ۲۰۰۳ء

فاروق احمد صدیقی

هُوَاللّٰہُ الَّذِیْ لَآاِلٰہَ اِلَّاھُوَ جَلَّ جَلَالُہٗ اَلرَّحْمٰنُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَلرَّحِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَلْمَلِکُ

جَلَّ جَلَالُہٗ اَلْقُدُّوْسُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَلسَّلَامُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَلْمُؤْمِنُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَلْمُہَیْمِنُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَلْعَزِیْزُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَلْجَبَّارُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَلْمُتَکَبِّرُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَلْخَالِقُ

جَلَالُہٗ اَلْوَہَّابُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَلرَّزَّاقُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَلْفَتَّاحُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَلْعَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَلْقَابِضُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَلْبَاسِطُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَلْخَافِضُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَلرَّافِعُ جَلَّ

حمدیات

حمد تیری ہی خدایا دولتِ نادار ہے
جس نے یہ اعزاز پایا اُس کو کیا درکار ہے

زمین وآسمان کی ہر چیز اللہ کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

(القرآن)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

❀

حمد تیری ہی خدایا دولتِ نادار ہے
جس نے یہ اعزاز پایا اُس کو کیا درکار ہے

بے سہاروں کا سہارا ہے فقط اک تیری ذات
آس ہے بے آس کی بے یار کا تو یار ہے

حکم کے پابند تیرے ہیں نظامِ دوجہاں
تیری قدرت ہے مسلّم، اور تو مختار ہے

تو اگر چاہے تو آساں پل میں ہر مشکل کرے
تو نہ گر چاہے تو پھر آسان بھی دشوار ہے

جلَّ جلالہٗ الباعِثُ جلَّ جلالہٗ الشَّہِیدُ جلَّ جلالہٗ الحقُّ جلَّ جلالہٗ الوَکِیلُ جلَّ جلالہٗ

تیری ہی خلقت کے شاہد سب کے سب ہیں اے خدا
رفعتِ افلاک ہے یا وسعتِ کہسار ہے

میری خصلت ہے خطا، اور عفو ہے تیری صفت
ناتواں ہے دوش اُس پہ معصیت کا بار ہے

تیرے ہی عرفان کی ہیں صورتیں یہ مختلف
کوئی سوئے طور ہے تو کوئی زیبِ دار ہے

اے خدا انصاف کر کہ عادلِ مطلق ہے تو
اہلِ حق سے آج باطل برسرِ پیکار ہے

دل کی بے تابی اے طرزیؔ اب متاعِ زیست ہے
اُس کی یادوں کے گلوں سے یہ زمیں گلزار ہے

✿✿✿

جَلَّ جَلَالُہٗ اَلظَّاهِرُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَلْبَاطِنُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَلْوَالِیُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَلْمُتَعَالِیُ جَلَّ

سب سے بلند و بالا
سبحانَ ربّی اعلیٰ
سبحانَ ربّی اعلیٰ

وہ بحر و بر کا مالک — وہ خشک و تر کا مالک
سارے جہاں کا رب ہے — وہ ہر بشر کا مالک
شاخ و شجر میں وہ ہے — گل اور ثمر کا مالک
ارض و سما ہیں اس کے — شمس و قمر کا مالک

سب سے بلند و بالا
سبحانَ ربّی اعلیٰ
سبحانَ ربّی اعلیٰ

جلوہ طرازیاں ہیں — تسبیح خوانیاں ہیں
ہر شے پہ وہ ہے قادر — کیا حکمرانیاں ہیں
یہ مہر و ماہ و انجم — اُس کی نشانیاں ہیں
کہسار بھی اُسی کے — اس کی ہی وادیاں ہیں

سب سے بلند و بالا
سبحانَ ربّی اعلیٰ
سبحانَ ربّی اعلیٰ

اَلرَّشِیْدُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَلصَّبُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ ہ یَاجَمِیْلُ یَآاَللّٰہ یَاقَرِیْبُ یَآاَللّٰہ یَاعَجِیْبُ یَآاَللّٰہ

انساں ہمیں بنایا　　　پھر بولنا سکھایا
بخشی ہمیں وہ عظمت　　　اشرف ہمیں بتایا
ہم نے امانتوں کا　　　بارِ گراں اُٹھایا
جو نیک و بد بتائے　　　ایسا رسول پایا

سب سے بلند و بالا
سبحانَ ربّی اعلیٰ
سبحانَ ربّی اعلیٰ

انساں کا وہ خدا ہے　　　حیواں کا وہ خدا ہے
جاں دار کا وہ رب ہے　　　بے جاں کا وہ خدا ہے
ہر ایں کا ہے وہ حاکم　　　ہر آں کا وہ خدا ہے
قادر ہے ہر 'نہیں' پر　　　ہر 'ہاں' کا وہ خدا ہے

سب سے بلند و بالا
سبحانَ ربّی اعلیٰ
سبحانَ ربّی اعلیٰ

✿✿✿

یَامَحۡمُودُ یَآاَللّٰهُ یَاصَادِقُ یَآاَللّٰهُ یَاغَنِیُّ یَآاَللّٰهُ یَاشَافِیُ یَآاَللّٰهُ یَاکَافِیُ یَآاَللّٰهُ یَامُعَافِیُ

میں بندہ ترا، تو میرا خدا، سبحان اللہ سبحان اللہ
بندے سے خدا کا یہ رشتہ، سبحان اللہ سبحان اللہ

میں حرفِ دعا، تو دستِ عطا، سبحان اللہ سبحان اللہ
محتاج ترے ہیں شاہ و گدا سبحان اللہ سبحان اللہ

بے زار سہی، نادار سہی، بے یار سہی، بیمار سہی
ٹوٹے ہوئے دل کی تو ہے صدا، سبحان اللہ سبحان اللہ

بس تیری رضا، تیری ہی ثنا، ہو پیشِ نظر جس کے اے خدا
وہ قلب و نظر تو کردے عطا، سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ شمس و قمر، یہ ارض و سما، یہ مٹی، پانی اور ہوا
سب تیری عطائے بیش بہا، سبحان اللہ سبحان اللہ

يَامُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ يَآاَللّٰهُ يَاكَافِيَ الْمُهِمَّاتِ يَآاَللّٰهُ يَاوَافِي الْحَسَنَاتِ يَآاَللّٰهُ يَاسَيِّدَ

اعمالِ سیہ کا اک دفتر، رحمت پہ تری ہے اپنی نظر
کیا میرے گنہ کیا میری خطا، سبحان اللہ سبحان اللہ

میں مجرم ہوں ستار ہے تو، میں عاصی ہوں غفار ہے تو
لے عیب وگنہ میرے بھی چھپا، سبحان اللہ سبحان اللہ

اوّل بھی تو ہی، آخر بھی تو ہی، ظاہر بھی تو ہی، باطن بھی تو ہی
لاریب ہے تو ہی سب سے بڑا، سبحان اللہ سبحان اللہ

قرآنِ مبیں اور سچا دیں پھر ایک رسولِ کامل بھی
کیا کیا نہیں ہم پر فضل ترا سبحان اللہ سبحان اللہ

طرزؔی کے لئے اعزاز بڑا، محتاج فقط ہے وہ تیرا
کب در پہ کسی کے جانے دیا، سبحان اللہ سبحان اللہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ ... وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

نعتیات

فکر، وجدان، نعت و نغمہ و شعر
کیا ہمارا ہے؟ سب تمہارا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

تم میں سے کوئی شخص، جب تک مجھے اپنے باپ، بیٹے اور سب لوگوں سے زیادہ پیارا اور محبوب نہ بنالے اس وقت تک وہ مومن نہیں ہوسکتا۔

(بخاری ومسلم شریف، کتاب الایمان)

وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُهُ

مَكْتُوبٌ مَرْفُوعٌ مَشْفُوعٌ مَنْقُوشٌ فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهُ مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ

الظُّلَمِ جَمِيلِ الشِّيَمِ شَفِيعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَاللّٰهُ عَاصِمُهُ وَجِبْرِيلُ خَادِمُهُ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهُ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهُ وَسِدْرَةُ

❁

فروغِ عشق ہے جس سے وہ محبوبِ حسیں تم ہو
ضیائے حسنِ عالم جس سے وہ نقشِ مبیں تم ہو

مجسّم خُلق ہو، عادل ہو، صادق ہو، امیں تم ہو
نہ پوچھو یہ کہ تم کیا ہو، یہ پوچھو کیا نہیں تم ہو

شفیع المذنبیں ہو رحمۃ اللعالمیں تم ہو
معلّم درسِ توحیدی کے ہو نازِ یقیں تم ہو

وہ منزل قُرب کی جس کی سند قوسینِ او ادنیٰ
علو کا پوچھنا کیا تاحدِ عرشِ بریں تم ہو

ضیائے بزمِ انجم ہے تمہارے نور کا صدقہ
شبِ تارِ عدم کے واسطے ماہِ مبیں تم ہو

کہا خالق نے جس کی شان میں اَکمَلتُ اَتمَمتُ
وہ حاملِ دینِ کامل کے وہ ختم المرسلیں تم ہو

ضیا عالم میں پھیلی تم سے تہذیب وتمدن کی
رموزِ سلطنت سے آشنا صحرا نشیں تم ہو

تمہارے نقشِ پا سے ہٹ کے منزل کیسے پاتے بھی
مرادُ الطّالبیں تم ہو، سراجُ السّالکیں تم ہو

بروزِ حشر طرزیؔ پر کرم فرمائیو آقا
شفیعِ عاصیاں ہو رحمۃٌ لِلعالمیں تم ہو

❁❁❁

جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ

عَبْدِ اللّٰهِ نُورٌ مِّنْ نُورِ اللّٰهِ يَآ اَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى

۞

شفیعِ محشر، قسیمِ کوثر، درود تم پر سلام تم پر
کرم کی آقا نگاہ ہم پر درود تم پر سلام تم پر

نبی ہزاروں جہاں میں آئے خدا کا پیغام ساتھ لائے
مگر تمہیں ہو بزرگ و برتر درود تم پر سلام تم پر

وہ نور جس کا نہیں تھا سایہ نبی ہو تم وہ بلند پایہ
لعاب مرہم، پسینہ عنبر، درود تم پر سلام تم پر

تمہیں ہو آقا بنائے امکاں، عروجِ عرفاں، متاعِ ایماں
نہیں ہے کوئی بھی تم سے بڑھ کر درود تم پر سلام تم پر

خدا نے بخشی تمہیں وہ رفعت وہاں سے گذرے بہ شان و شوکت
جہاں جلیں جبرئیل کے پر درود تم پر سلام تم پر

یہ بارِ عصیاں، یہ ناتوانی، غلام پر اتنی مہربانی
عطا ہو دامن بروزِ محشر، درود تم پر سلام تم پر

اِسے عروجِ حیات کہیے اِسی میں اپنی نجات کہیے
وظیفہ شام و سحر زباں پر، درود تم پر سلام تم پر

نصیبِ خفتہ یہ شان پائے کچھ اس طرح سے یہ جان جائے
خدا کے آگے جھکا ہو یہ سر، درود تم پر سلام تم پر

بہت پریشان غم زدہ ہے تمہارا طرزی ستم زدہ ہے
ذرا سی آقا نگاہ اِس پر درود تم پر سلام تم پر

❁

کوئی آرزو نہیں ہے، کوئی مدعا نہیں ہے
میں غلامِ مصطفیٰؐ ہوں مرے پاس کیا نہیں ہے

بلاشبہ تو بشر ہے، تو کبھی خدا نہیں ہے
کوئی کیا بتائے لیکن تو کیا ہے کیا نہیں ہے

ہے خدائے پاک معطی، ہے تو ہی قسیمِ نعمت
''ترے در سے ہاتھ خالی کوئی لوٹتا نہیں ہے''

کوئی ہے جو دشمنوں کو دے قبائیں اور دعائیں
تری رحمتوں کی آقا کوئی انتہا نہیں ہے

وہ کہاں سے پائے منزل جو نہ آئے تیرے در تک
وہ خدا کا بھی نہ ہوگا جو رسول کا نہیں ہے

یہ فلک، یہ ماہِ تاباں، یہ کواکبِ درخشاں
ترے نورِ حق نما سے کسے کیا ملا نہیں ہے

تو ضیائے شمعِ ایماں، تو جمالِ بزمِ عرفاں
ترے حسن کا تبسّم، کہیں نارسا نہیں ہے

یہ عروجِ ماہِ اسریٰ، یہ شکوہِ سرِّ ادنیٰ
تری طرح لامکاں تک تو کوئی گیا نہیں ہے

رخِ مصطفیٰ کے جلووں سے ہو بہرہ مند وہ بھی
مری چشمِ نم کا قطرہ جو ابھی گرا نہیں ہے

اے ضیائے ماہِ طیبہؐ! کوئی اک کرن اِدھر بھی
ابھی ظلمتوں سے خالی مرا گھر ہوا نہیں ہے

نہ یہاں کی کامیابی، نہ وہاں کی کامرانی
جو دل و نگہ کا مرکز ترا نقشِ پا نہیں ہے

وہی زندگی سنوارے وہی عاقبت بنائے
ترے راستے سے ہٹ کر کوئی راستہ نہیں ہے

تری رحمتوں پہ شاہد ہے دعائے اِھدِ قَومِی
کہ رسول تیرے جیسا کوئی دوسرا نہیں ہے

ابھی دعوۂ محبت نہیں معتبر ہے طرزیؔ
ترا خونِ دل بھی آنسو ابھی بن سکا نہیں ہے

❁❁❁

مُطِیعٌ ﷺ سَیِّدُنَا قَدَمُ صِدْقٍ ﷺ سَیِّدُنَا رَحْمَةٌ ﷺ سَیِّدُنَا

زخموں کا مداوا مرے کچھ اور نہیں ہے
یا گنبدِ خضریٰ ہے، یا پھر اُس کا مکیںؐ ہے

یہ شمس و قمر ہے، کہ فلک ہے کہ زمیں ہے
سب صاحبِ لولاک کے ہی زیرِ نگیں ہے

ہے جس میں نجات اپنی ہدایت ہے وہ تیری
صد شکر کہ تابندہ مقدّر کا نگیں ہے

روشن ترے کردار کی قندیل ہے ایسی
دشمن نے بھی مانا ہے تو صادق ہے امیں ہے

الحاد کی ظلمت کو زمانے سے مٹادی
اُس مہرِ جہاں تاب کا ثانی بھی کہیں ہے

ذکر شہِ طیبہ سے ہے دن اپنا معطّر
یادِ شہِ کونین سے رات اپنی حسیں ہے

ہوں تیرے غلاموں میں سند اُس کی یہ ٹھہری
ہے تو ہی نگاہوں میں تو ہی دل کے قریں ہے

ہے شان میں تیری وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكْ
رِفعت کا ثنا خواں تری جبریلِ امیں ہے

اعمال پہ کچھ اپنے بھروسہ نہیں طرزیؔ
وہ شافعِ محشر ہیں شفاعت کا یقیں ہے

❁

اے رحمتِ عالم! مجھے دامن میں چھپالے
ہو جاؤں نہ رسوا کہیں ذلّت سے بچالے
اے گیسوؤں والے! اے گیسوؤں والے!

آنکھوں میں ہیں آنسو مرے ہونٹوں بھی نالے
فرقت، میں بھلا کیسے کوئی دل کو سنبھالے
اے گیسوؤں والے! اے گیسوؤں والے!

طوفانِ بلاخیز ہے اور دور کنارا
کشتی میری گرداب سے اب کون نکالے
اے گیسوؤں والے! اے گیسوؤں والے!

محروم تم اپنوں کو بھلا کیسے رکھوگے
غیروں کو طلب سے بھی سوا بخشنے والے
اے گیسووں والے! اے گیسووں والے!

پیکر کا تمہارے ہو بھلا سایہ بھی کیسے
اللہ کے محبوب ہو اور نور میں ڈھالے
اے گیسووں والے! اے گیسووں والے!

آنکھوں کا مری سرمہ بنے خاکِ مدینہ
مُدّت سے ہوں دل میں یہی اک آرزو پالے
اے گیسووں والے! اے گیسووں والے!

بیشک ہیں بشر آپ مگر ہم سے نہیں ہیں
اندھوں کو برابر ہیں اندھیرے یا اُجالے
اے گیسووں والے! اے گیسووں والے!

مفتاح الرحمة ﷺ سیدنا مفتاح الجنة ﷺ سیدنا علم
الایمان ﷺ سیدنا علم الیقین ﷺ سیدنا دلیل الخیرات ﷺ سیدنا مصحح الحسنات ﷺ سیدنا مقیل العثرات ﷺ
سیدنا صاحب المقام ﷺ سیدنا صاحب القدم ﷺ سیدنا مخصوص بالعز ﷺ سیدنا مخصوص بالمجد ﷺ سیدنا

آزار مرے دل کا، توجہ کا ہے محتاج
بیمار ہے اب اپنے مسیحا کے حوالے
اے گیسوؤں والے! اے گیسوؤں والے!

اللہ کی رحمت سے وہ پا جائے گا سب کچھ
تجھ کو ہی دعاؤں کا وسیلہ جو بنالے
اے گیسوؤں والے! اے گیسوؤں والے!

ہر مشکلِ ہستی پہ وہ پاجائے گا قابو
جو نقشِ مبیں دل میں ترا اپنے بٹھالے
اے گیسوؤں والے! اے گیسوؤں والے!

طرزیؔ کی یہ حسرت ہے فقط رحمتِ عالم!
روضے پہ ترے جیتے جی اک نعت سنالے
اے گیسوں والے! اے گیسوؤں والے!

✿✿✿

جسے عشقِ محبوبِ داور رہے گا
وہ ہمراہ سلمانؓ و بوذرؓ رہے گا

بھرا تشنہ کاموں کا ساغر رہے گا
لبِ حوض ساقی کوثر رہے گا

وہ عالم بھی کیا روح پرور رہے گا
نگاہوں کا مرکز ترا گھر رہے گا

وہ افضل رہے گا وہ برتر رہے گا
کرم جانِ رحمت کا جس پر رہے گا

جو پروانۂ روئے انور رہے گا
لحد کے اندھیروں کا کیا ڈر رہے گا

نگاہِ کرم میرے دل پر بھی آقا
کہ تاریک کب تک کوئی گھر رہے گا

بنے تاجِ سر جس کی نعلینِ حضرت
وہ خوش بخت وخوش حال وخشتر رہے گا

لئے دل میں کب تک زیارت کی حسرت
غلام آپ کا بندہ پرور رہے گا

رسالت کی دے گا کھلے منہ گواہی
اگر بند مٹھی میں کنکر رہے گا

کوئی کیا کہے گا بھلا نعت اُن کی
خدا خود ہی جس کا ثناگر رہے گا

خدا بخش دے گا گنہگاروں کو بھی
جو چاہیں گے آقا وہ ہوکر رہے گا

مجھے فکرِ عقبیٰ پریشاں کرے کیوں
بفضلِ خدا حشر بہتر رہے گا

جو قسمت سے پہنچے گا طرزیؔ مدینہ
تو صلِّ و سلِّم زباں پر رہے گا

✿✿✿

اِلیٰ لِقَآئِكَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا

کاش اتنا ہی کرم اے شہِ طیبہ ہوتا
میرے گھر تیرے تبسّم کا اُجالا ہوتا

رشتہ تاثیر سے کچھ اپنی دعا کا ہوتا
نظریں ہوتیں مری اور گنبدِ خضریٰ ہوتا

کس بلندی پہ مقدّر کا ستارا ہوتا
خواب ہوتے مرے اور اُن کا سراپا ہوتا

رشک ہوتا مرے جینے کو بھی اُس مرنے پر
نزع میں پاس جو تو جانِ مسیحا ہوتا

ذات لاثانی و لافانی خدا کی لاریب
کیسے ثانی کوئی محبوبِ خدا کا ہوتا

بزمِ ہستی ہے تری ذات سے آقا روشن
''تو نہ ہوتا تو اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا''

تو ہی حامدؐ، تو ہی محمودؐ، محمدؐ تو ہی
فرش تا عرشِ بریں ذکر ہے تیرا ہوتا

اِس حقیقت کے ہی مظہر ہیں بلالؓ و سلمانؓ
اُن کے دربار کا ادنیٰ بھی ہے اعلیٰ ہوتا

دافعِ رنج و بلا آپ ہیں پیارے آقا
درد کا میرے بھی اب کچھ تو مداوا ہوتا

سیرتِ آقا رہے طرزیؔ فقط تیرا شعار
فیض سے اُن کے ہی قطرہ بھی ہے دریا ہوتا

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَاتَمَ رُسُلِ اللّٰهِ اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخِيَارَ خَلْقِ

جمالِ ماہِ اسریٰ کی لحد میں چاندنی ہوگی
''اندھیرا دور ہوگا روشنی ہی روشنی ہوگی''

وہ اذنِ باریابی دیں تو پھر یوں حاضری ہوگی
زباں پر نعت، آنکھیں نم، جبیں اپنی جھکی ہوگی

بہارِ باغِ جنت سے بھی وہ تسکیں نہ پائیں گے
تصور میں بسی جن کے مدینے کی گلی ہوگی

درودِ پاک پڑھ کر نعتِ محبوبِ خدا لکھیے
زمیں بھی نرم ہوگی دل کی کھیتی بھی ہری ہوگی

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَنْ عَصِمَهُ اللّٰهُ اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَنْ وَّقَاهُ

توجہ اک ذرا فرمادیں سرکارِ دوعالم تو
شگفتہ لالہ زارِ دل کی اپنے ہر کلی ہوگی

جسے چاہیں گے روزِ حشر رب سے بخشوالیں گے
فقط اک ذات ایسی احمدِ مختار کی ہوگی

شمار اُن کا نہ ہو کیسے خدا کے نیک بندوں میں
ترے نقشِ قدم پر زندگی جن کی ڈھلی ہوگی

رسولِ پاک جب ہیں غایتوں کی غایتِ اولیٰ
رضا اُن کی رضا ہوگی خوشی اُن کی خوشی ہوگی

جمالِ مصطفیٰ کی اُن کو شاید مل گئیں چھینٹیں
مہ و انجم میں اپنی تو نہیں یہ دل کشی ہوگی

اُنہیں کے نام پر مرنا اُنہیں کے نام پر جینا
بقائے دائمی ہوگی حیاتِ سرمدی ہوگی

سرِ محشر صدا ہر سمت ہوگی نفسی نفسی کی
لبِ آقا پہ لیکن رَبِّ هَبْ لِیْ اُمّتِی ہوگی

اطاعت ہو خدا کی، اتّباعِ مصطفٰی بھی ہو
تو پھر وہ فخر کے قابل کسی کی زندگی ہوگی

شفاعت کام آئے گی رسولِ پاک کی اُس کو
اگر اعمالِ حسنہ میں کسی کے کچھ کمی ہوگی

طہارت دیدہ و دل کی عطا کردیجیے آقا
عنایت طرزؔی خستہ پہ یہ بھی آپ کی ہوگی

یہی دولت، یہی پونجی، یہی ساری کمائی ہے
دل اپنا ہے شہِ کونین کی مدحت سرائی ہے

اگر مہر و مہ و انجم میں نورِ مصطفائی ہے
تو نورِ مصطفیٰ عکسِ جمالِ کبریائی ہے

یہ دولت بھی اگر پائی تو قسمت ہی سے پائی ہے
"بہارِ جاں فزا بن کر تمہاری یاد آئی ہے"

اسی سے شامِ غم رشکِ چراغِ طور ہے اپنی
نظر میں گنبدِ خضریٰ کی جنّت جو بسائی ہے

حدودِ ارض سے لے کر فرازِ عرش تک دیکھا
شہنشاہی تمہاری ہے تمہاری مہ لقائی ہے

تو فخرِ ہادیاں، تاجِ رسولاں، مہبطِ قرآں
ترے ہی صدقے میں نے دولتِ ایماں بھی پائی ہے

ہے تیری خاکِ پا اہلِ زمانہ کے لئے سُرمہ
کہ تہذیبِ نظر تاثیر کی صورت میں آئی ہے

تمہاری یاد کا ساون کچھ ایسا جھوم کر برسا
ہے شادابی نظر میں دل کی کھیتی لہلہائی ہے

ترے جلووں کی کوئی بھیک مل جائے اُسے آقا
ابھی خالی مرے ارماں کا کشکولِ گدائی ہے

وہی آساں کریں گے حشر میں طرزیؔ تری مشکل
ہدایت جن کی دنیا میں بھی تجھ کو کام آئی ہے

❁❁❁

کونین کی ظلمت چھٹ جائے پُر نور نظارا ہو جائے
گر اُن کو نقابِ رُخ اپنی سرکانا گوارا ہو جائے

تم پاؤں سے اپنے سر میرا ٹھکرا کے تو دیکھو جانِ ادا
صد رشکِ قمر، صد نورِ سحر، قسمت کا ستارا ہو جائے

وہ رحمت کی پتوار لئے وہ شفقت کی گفتار لئے
گردابِ بلا میں آئیں اگر، طوفاں ہی کنارا ہو جائے

جب اشک کا چشمہ جاری ہو، جب نزع کا عالم طاری ہو
آنکھوں میں سراپا ہو اُن کا مرنا بھی گوارا ہو جائے

کیا مال و متاع، کیا جان و جگر، قرباں بھی کروں سب اُن پہ اگر
سودا یہ رہے گا ارزاں ہی محبوب ہمارا ہو جائے

قسمت کے دھنی یارانِ نبی صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
ایماں کی نظر سے جو دیکھے عظمت کا منارا ہو جائے

ہم یاد میں اپنے آقا کی اعزاز تو اتنا پا جاتے
ہر داغِ جگر ہو کاہکشاں ہر اشک ستارا ہو جائے

کیا اشکِ ندامت کے ہے سوا دامن پہ نظر جب پڑتی ہے
دل گُم جو رہا رنگینیوں میں اب کاش تمہارا ہو جائے

اوقات ہے تیری کیا طرزیؔ کم علم لکھے کیا نعتِ نبی
ہاں جیسی کہی، جیسی بھی لکھی، مقبول خدارا ہو جائے

✿✿✿

یَاصَاحِبَ التَّاجِ وَالْلِوَآءِ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاصَاحِبَ الْخُلُقِ

وَالْحَیَآءِ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاصَاحِبَ الصِّدْقِ وَالصَّفَآءِ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاصَاحِبَ الْمِعْرَاجِ وَالْقُرْبَۃِ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ

النُّبُوَّۃِ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاصَاحِبَ الشَّرِیْعَۃِ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاصَاحِبَ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ

❁

متاع و مال و زر منصب نہیں کچھ کام آتے ہیں
''وہی طیبہ پہنچتے ہیں جنہیں آقا بُلاتے ہیں''

غلامانِ نبی کا تم مقام و مرتبہ دیکھو
سلاطینِ زمانہ اُن کے در پر سر جھکاتے ہیں

وظیفہ نامِ نامی کو ترے جب سے بنایا ہے
سکونِ دل بھی ملتا ہے قرارِ دل بھی پاتے ہیں

جلاتے ہیں رضائے مصطفیٰ کی شمع جو دل میں
اندھیرے سے لحد کے کب بھلا وہ خوف کھاتے ہیں

ہیں وہ ممتاز اور اعلیٰ یقیناً خوش نصیبوں میں
کہ جن کو مصطفیٰ اللہ سے اپنا بتاتے ہیں

متاعِ علم و عرفاں آگہی تجھ سے ملی ہم کو
تری نسبت کے صدقے فخر سے بھی سر اُٹھاتے ہیں

مقدّر کا ستارا جگمگاتا ہے بلندی پر
جو نعتِ مصطفیٰ کہتے یا پڑھتے یا سناتے ہیں

حرم میں سجدہ بھی کرتے درودہم پڑھتے روضے پر
مگر اذنِ حضوری دیکھئے کب اُن سے پاتے ہیں

یہ اُن کے اختیارِ خاص کا اعجاز ہے طرزیؔ
کہ جس کو چاہتے ہیں مصطفیٰ جنت دلاتے ہیں

✿✿✿

يَا سَيِّدَ الْاَنَامِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِصْبَاحَ الظَّلَامِ اَلصَّلٰوۃُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْكَوْنَيْنِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْحَرَمَيْنِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْقِبْلَتَيْنِ اَلصَّلٰوۃُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُعِيْنَ الضُّعَفَاءِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ الْفُقَرَاءِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْاَيْتَامِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

چشمِ رحمت تو بر حالِ ما بکشا
مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

آپ کے در پہ آقا پہنچ جائیں ہم　　ماسوا کی طلب اور نہ ہے فکرِ کم
رنجِ دنیا نہیں کچھ نہ عقبیٰ کا غم　　تھامے روضے کی جالی کہیں دمبدم
چشمِ رحمت تو بر حالِ ما بکشا
مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

زادِ رہ بھی نہیں طیبہ بھی دور ہے　　دل شکستہ بھی ہے اور رنجور ہے
شوق حالات سے گرچہ مجبور ہیں　　تیرے روضے پہ اک دن کہیں گے یہ ہم
چشمِ رحمت تو بر حالِ ما بکشا
مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

آپ سے کیا کہیں اپنی بدحالیاں　　ہم پہ اغیار کی ہیں ستم کاریاں
اب تو ڈسنے لگیں اپنی ناکامیاں　　ہم پہ ہیں ظالموں کے مسلسل ستم
چشمِ رحمت تو برحالِ ما بکشا
مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

مقصدِ زندگی کعبے کی حاضری　　شوقِ ابراہیمی، سعی اسماعیلی
مظہرِ عشق و ایمانِ مصطفوی　　پالے اپنی جبیں وہ فضائے حرم
چشمِ رحمت تو برحالِ ما بکشا
مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

صرف اُمید پر کوئی کب تک جئے　　جام خالی لئے کوئی کب تک پیے
اپنی صد چاکیاں کوئی کب تک سیے　　کوئی کب تک رہے آقا با چشم نم
چشمِ رحمت تو برحالِ ما بکشا
مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

احترام و ادب کہہ رہے ہیں میاں　　آپ کا وصف کوئی کرے جب بیاں
مشک و عنبر سے دھولے وہ اپنی زباں　　باوضو ہی کرے نعت پھر وہ رقم

چشمِ رحمت تو برحالِ ما بکشا
مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

دل کو آئینہ پہلے بنا دیجئے　　عکس پھر اپنا اُس میں دِکھا دیجئے
نقشِ اُلفت بھی اپنا جما دیجئے　　پھر تو کہلائیں گے اہلِ اعزاز ہم

چشمِ رحمت تو برحالِ ما بکشا
مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

توشہ کچھ بھی نہیں دور منزل بھی ہے　　اپنی کشتی کا گم جیسے ساحل بھی ہے
بارِ عصیاں کہ جو بارِ مشکل بھی ہے　　رکھنا محشر میں طرزیؔ کا آقا بھرم

چشمِ رحمت تو برحالِ ما بکشا
مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

❁

ہمیں مصطفیٰ بُلاتے تو کچھ اور بات ہوتی
اُنہیں درد و غم سناتے تو کچھ اور بات ہوتی

وہ جمالِ بیکراں بھی ترے آستاں پہ دیکھا
کہ خوشی سے مر ہی جاتے تو کچھ اور بات ہوتی

نہ سیہ شبی یہ ہوتی نہ یہ تیرہ روزی ہوتی
ہمیں جلوہ تم دکھاتے تو کچھ اور بات ہوتی

لئے دل میں عشقِ آقا تو زباں پہ ربِّ سلّم
یونہی ہم جہاں سے جاتے تو کچھ اور بات ہوتی

ہمیں آرزو ہے جن کی ہمیں جستجو ہے جن کی
ہمیں کاش مل وہ جاتے تو کچھ اور بات ہوتی

سَیِّدِالْمُجِیْبِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْمُنْعِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

رہا دل اَسیر جس کا وہ فریبِ شوق ٹھہرا
تجھے آرزو بناتے تو کچھ اور بات ہوتی

ہمہ دم ہے آہ وزاری ہمہ شب ہے بے قراری
کبھی آتے آتے آتے تو کچھ اور بات ہوتی

یہ ہوا کے سرد جھونکے جو شمیمِ زلفِ آقا
مرے واسطے بھی لاتے تو کچھ اور بات ہوتی

مری حسرتوں کا گلشن ہے خزاں زدہ جو ایسا
وہ بہار بن کے آتے تو کچھ اور بات ہوتی

بڑی بات مانا طرزیؔ یہ تمہاری اشک باری
جو مدینے میں بہاتے تو کچھ اور بات ہوتی

❁❁❁

سَیِّدِالمُتَعظِینَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ سَیِّدِالمُفلِحِینَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ

❁

میرے ہاتھوں سے نہ چھوٹے گا تمہارا دامن
حشر میں ہوگا شفاعت کا سہارا دامن

ہوں وہ صدیقؓ و عمرؓ یا ہوں وہ عثمانؓ و علیؓ
سب پہ تھا سایہ فگن آپ کا پیارا دامن

تیرے دامن کے تقدّس کا خدا شاہد ہے
ہیچ ہے اس کے سوا سارے کا سارا دامن

اولیا سارے کی آنکھوں کا تو ہے ہی لیکن
غوث و خواجہ کی بھی آنکھوں کا ہے تارا دامن

سَیِّدِالْمُظَفَّرِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالسَّاجِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

جنگِ خندق ہو کہ ہو بدر و اُحد اور حنین
مصطفیٰؐ کا کبھی باطل سے نہ ہارا دامن

نارسائی کا گلہ مندر ہے کیوں یہ دل
خود بڑھادیجئے سرکار خدارا دامن

پا کے اللہ سے بندوں میں لٹا دیتے ہیں
آپ کے ہوتے رہے خالی ہمارا دامن

حُسنِ عالم کو بھلا رشک نہ اُس پر کیوں ہو
خلد کا پیش کرے سارا نظارا دامن

دو جہاں کی اُسے مِل جائے گی دولت طرزیؔ
اُن کا گر تھام لے حالات کا مارا دامن

❁❁❁

سَیِّدِالْمُشَفَّعِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِالْمُؤَلِّفِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

❁

آپ بیمارِ غم کی کہانی، سُن تو لیجے اُسی کی زبانی
مژدۂ جاں فزا کوئی لائے میرے گھر آپ کی نعت خوانی

یوں خدا سے جو اپنے مِلا ہو فاصلہ صرف قوسین کا ہو
اُس کی رِفعت کا کیا پوچھنا ہے عرش پر جس کی ہو میہمانی

پا کے آقا کا ادنیٰ اشارا ڈوبا سورج بھی پلٹا دوبارا
دستِ بوجہل میں کنکروں نے رہ کے بھی بات ہے ان کی مانی

وقت اُمّت پہ آیا ہے مشکل، حق پہ غالب نہ ہو جائے باطل
ہو گئے آپ کیوں ہم سے غافل ہو گی کب آپ کی مہربانی

سَیِّدِ الطَّالِبِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ السَّابِقِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

آپ کو کہتے ہیں جانِ رحمت، ختم ہے آپ ہی پر نبوّت
آپ ہیں پیکرِ لطف و احساں، آپ ہیں حاصلِ زندگانی

چاہے خلوت کی وہ داستاں ہو چاہے جلوت کا حسنِ بیاں ہو
سیرتِ پاک ہے مصطفیٰ کی جیسے قرآں کا حسنِ معانی

نور اُن کے تبسّم کا پھیلا آسماں پر ہوا چاند پھیکا
ماہِ طیبہ کی ایسی تجلّی اور تجلّی کی وہ ضو فشانی

در پہ کیا ہو رسائی کی صورت پاس اپنے کہاں مال و دولت
ایک فرقت زدہ دل ہے آقا اور احساسِ بُعدِ مکانی

خواب میں اپنا جلوہ دکھا دیں جگمگا اُٹھے قلب و نظر بھی
آپ کا نام لیوا ہے طرزیؔ کیجئے اُس پہ یہ مہربانی

❁❁❁

سَیِّدِ الرَّاغِبِیۡنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الرَّاجِیۡنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

❁

کاسہ دل کی پونجی ہو عشقِ نبی جس گدائے درِ مصطفیٰ کے لئے
نعمتِ بے بہا جس کو ایسی ملی ہاتھ اُس کے اٹھیں کس دُعا کے لئے

جذبۂ عشق کو سجدۂ فرض سے کس نے یہ کہہ دیا کوئی رشتہ نہیں
اتّباعِ نبی دل سے ہوگی اگر ہو مکمل اطاعت خدا کے لئے

تھے مشیّت میں امکاں جو تطہیر کے، تھے جو اسرارِ آدم کی تقدیر کے
چند ٹکڑے ہوئے حق کی تنویر کے اِنّما کے لئے ھَلۡ اَتیٰ کے لئے

مقصدِ خلقتِ انس و جن بندگی کچھ عبث تو نہیں دی گئی زندگی
ہاں قُمِ اللّیۡعَ اِلّا قَلِیۡلا بھی ہے درجِ قرآں مگر مصطفیٰ کے لئے

حسن جلوہ نمائی پہ مجبور تھا اور دیدار بھی اپنا منظور تھا
بانکپن خلق میں گرچہ مشہور تھا، آئینہ چاہئے تھا ادا کے لئے

ایک حد تک تھی پرواز جبریل کی تھک گئی پھر امانت کی تازہ دمی
چاہیے تھی سند حرفِ مازاغ کی جلوۂ سدرۃُ المنتہیٰ کے لئے

جلوۂ حسنِ اعلیٰ اُفق پر جو تھا خود ہی نیچے جھکا اور نیچے جھکا
فاصلہ دو کماں سے بھی کم کا رہا حق رسا کے لئے حق نُما کے لئے

منزلت اپنے ہی نور کی دیکھ لے بارِ دیگر جمالِ خودی دیکھ لے
اعتبارِ انا اور بھی دیکھ لے آئینہ تھا خدا مصطفیٰ کے لئے

منعکس جلوۂ حسنِ نورِ خدا بارِ اوّل جمالِ محمدؐ میں تھا
بار دیگر خدا آئینہ بن گیا جلوۂ چہرۂ مصطفیٰؐ کے لئے

آپ سے کیا کہے اپنا دردِ نہاں ہے غلام آپ کا طرزیؔ خستہ جاں
اک نگاہِ کرم سرورِ جہاں اپنے بیمارِ غم کی شفا کے لئے

❁❁❁

❀

خستہ کشتی ہے ، تیز دھارا ہے
دُور اب کس قدر کنارا ہے

آپ ہی کو پکارے جائیں گے
آپ کو ہم نے جب پکارا ہے

حاصلِ زندگی ہے وہ لمحہ
جو تری یاد میں گزارا ہے

کس کی یہ رہ گزر ہے؟ ہر ذرّہ
ماہ پارا ہے، مہر پارا ہے

سَیِّدِ الاَنبِیَآءِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الاَصفِیَآءِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

کچھ تو جلووں کی بھیک مل جائے
عاشقوں کا یہی گزارا ہے

آپ اور ترکِ التفات، غلط
دل غلط فہمیوں کا مارا ہے

اب تمہیں اِس کی دیکھ بھال کرو
مدّتوں سے یہ دل تمہارا ہے

میرے ہی دردِ نارسائی نے
آسماں سے تمہیں اُتارا ہے

کون دل کو بھلا سنبھالے گا
یہ تمہاری نظر کا مارا ہے

صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الحُکَمَآءِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الحُنَفَآءِ

اور جھک جاؤ اور جھک جاؤ
دور دامن ابھی تمہارا ہے

ہجر میں زندگی اجیرن ہے
موت بھی وصل میں گوارا ہے

فکر، وجدان، نعت و نغمہ و شعر
کیا ہمارا ہے؟ سب تمہارا ہے

تجھ سے دنیا میں پائی ہے عزت
آخرت کا بھی تو سہارا ہے

دل کی جانب نظر کرو طرزیؔ
اُس کی بستی کا رنگ سارا ہے

❁❁❁

عطا ہو مجھ کو بھی اذنِ حضوری یا رسول اللہ
بہت ہی جان لیوا ہے یہ دوری یا رسول اللہ

کہاں تک ناتواں دل، ہجر کا بارِ گراں ڈھوئے
توجہ آپ کی اب ہے ضروری یا رسول اللہ

نظر دی ہے تو نظروں کو طہارت بھی عطا کیجے
کہاں آنکھیں کہاں وہ جسمِ نوری یا رسول اللہ

کلیجے میں پھنسی ہے سانس اب غم کی گرہ بن کر
قیامت خیز ہے دَورِ عبوری یا رسول اللہ

گھٹا جاتا ہے دم ہر ریشۂ دل ٹوٹا جاتا ہے
بڑھی جاتی ہے حد سے ناصبوری یا رسول اللہ

عطا کیجے دلِ مہجور کو وہ ذوقِ وجدانی
کہ بارکنا' ہو ماحولِ شعوری یا رسول اللہ

شرابِ جلوۂ زیبا سے چھلکے وہ بھی دن آئے
مرے دل کی بھی مینائے بلوری یا رسول اللہ

کرم کو روزِ محشر چاہیے عذرِ گنہ گاری
قصور اپنا ہو اپنی بے قصوری یا رسول اللہ

دعا یہ ہے جو گذری خواب کے عالم میں طرزی پر
وہ گذرے جاگتے میں دل پہ پوری یا رسول اللہ

❁❁❁

مکیں سے یا لامکاں سے پہلے، زمیں سے یا آسماں سے پہلے
سوائے توحیدِ نور کیا تھا ظہورِ کون و مکاں سے پہلے

خرد نہیں ہو تو بات کیسی نظر نہیں ہو تو حُسن کیسا
حریم وحدت میں کیسے پھوٹی نظر کی کونپل کہاں سے پہلے

ادائے حسنِ ازل تجلّی سے آئینہ ساز بن رہی تھی
جِلا جمالِ محمدیؐ کو ملی اُسی کے نشاں سے پہلے

اِسی جمالِ محمدیؐ نے ازل اَبد کے حدود کاڑھے
زمانہ سجدہ وفا کا کر کے چلا اسی آستاں سے پہلے

مُحَمَّدِ نِ السَّیِّدِ الحِجَازِیِّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ السَّیِّدِ القُرَشِیِّ

فلک، ملک، عرش، فرش، کرسی، قلم اُنہیں کی علامتیں ہیں
کوئی بتائے کہ اُن کا قصہ سنایا جائے کہاں سے پہلے

زباں کو میری ملے طہارت تو خود علامت پکار اٹھے
حقیقت حسن کا فسانہ سنایا جائے یہاں سے پہلے

قسم ہے سورج کی شعلگی کی، قسم ہے پرکیف چاندنی کی
سحر کی تنویر کب اُبھرتی ہمارے خوابِ گراں سے پہلے

تمام وسعت اُسی کے دم سے تمام خلقت اُسی کے نم سے
محیط تھا جو وہی تھا مرکز زمیں سے اور آسماں سے پہلے

یہ محفلِ ہاؤ ہو اُسی کی یہ عالمِ رنگ و بو اُسی کا
کہاں سے آنکھوں میں نور آتا اگر نہ آتا وہاں سے پہلے

نگاہِ ساقی میں کیا تھی مستی کہ سوئے میخانہ جب وہ آیا
تو ہر ایک میکش پکار اُٹھا یہاں سے پہلے یہاں سے پہلے"

کہیں وہ یٰسین اور طٰہٰ، کہیں ہیں والشمس وضحاھا
یہ سب کی سب ہیں انہیں کی نعتیں ہمارے حسنِ بیاں سے پہلے

تری نگاہوں کا فیض کہیے خدا پرستی و حق شناسی
علیؓ نے ایماں کی پائی دولت کسی بھی اک نوجواں سے پہلے

جہالتوں کی تھی بالادستی عرب میں ہر سو تھی بت پرستی
کوئی نہ جائے اماں تھی آقا تمہاری جائے اماں سے پہلے

کہا ہے عشقِ نبی کا حاصل، رہیں نہ سیرت سے اُن کی غافل
دیارِ طوبیٰ میں آؤ طرزی خدا ملے گا یہاں سے پہلے

❀❀❀

✿

زمیں کیا آسماں تک ہے مکیں کیا لامکاں تک ہے
''کہاں کھولے ہیں گیسو یار نے خوشبو کہاں تک ہے''

کمالِ خُلق کا چرچا کلامِ حق بیاں تک ہے
بتائے کون اُن کے ذکر کی رفعت کہاں تک ہے

نظر کی حد ہے مازاغ البصر کی معنویت میں
تری رفتار کی گرمی صراطِ کہکشاں تک ہے

تری مِدحت سرائی کے لئے الفاظ بُننے میں
کلامِ حق نما میں محو قدرت کی زباں تک ہے

لبِ قدرت پہ مچلا حرفِ سبحان الّذی اَسریٰ
حقیقت شوق کی تیرے سفر کی داستاں تک ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

سماعت کیا، بصارت کیا یہ ما اَوحیٰ وہ اِذیغشیٰ
حرارت قلب کی تیرے حریمِ کُن فکاں تک ہے

حریمِ ذات کا کوئی پتہ پوچھے تو میں کہہ دوں
کنارِ شوق سے تیرے جمالِ بے کراں تک ہے

رکوعِ شوق، محرابِ یقیں میں دیکھنے والو!
یہ سارا فصل اُس کے ابروؤں کی دو کماں تک ہے

حریمِ ناز میں کس کو پتہ ہے کس پہ کیا گذری
وہ ساری داستاں بس میزبان و میہماں تک ہے

کوئی اُن تک پیامِ طرزیؔ ناشاد پہنچا دے
تمنائے زیارت اب بھی گردِ کارواں تک ہے

✿✿✿

وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ

مَکْتُوْبٌ مَرْفُوْعٌ مَشْفُوْعٌ مَنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ

جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی

۞

میکدہ کھلتا ہے موسم کی ضرورت دیکھ کر
مَے ملا کرتی ہے رندوں کی طبیعت دیکھ کر

ساقی آجاتا ہے خود ہی لے کے بادہ جام میں
پینے والوں کی تمناؤں کی شدت دیکھ کر

بے نقابی پر کرے مجبور جلوہ خود بخود
دیدۂ عشّاق کا جوشِ عقیدت دیکھ کر

لالہ و گُل خود کھِلا لیتی ہے صحرا کی زمیں
وسعتِ افلاک سے بارانِ رحمت دیکھ کر

ہے لبِ جبریل پہ اِلّا قلیلا کی سند
صاحبِ لولاک کی شانِ عبادت دیکھ کر

مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ
مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسُ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةُ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادُ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسُ
وَالْمَغْرِبَيْنِ سَيِّدُ الثَّقَلَيْنِ نَبِيُّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامُ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتُنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبُ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبُ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ

انبیا صف باندھ کر پیچھے کھڑے ہو جائیں گے
شافعِ روزِ جزا تیری شفاعت دیکھ کر

کتنا ہی پژمردہ ہو دل خود ہرا ہو جائے گا
گنبدِ خضریٰ! تری پُر کیف رنگت دیکھ کر

اے جبیں! ہر ذرّۂ طیبہ ہے کعبہ منزلت
اُس گلی میں پاؤں رکھ شوقِ اطاعت دیکھ کر

سامنے تیرے بھلا بحرِ کرم! حرفِ سوال
دے سلیمانی گدائے در کی صورت دیکھ کر

کاش ایسا بھی ہو طرزیؔ وقتِ آخر آئیں وہ
"جان دے دوں سرورِ عالم کی صورت دیکھ کر"

✿✿✿

جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ

عبد اللّٰه نورٌ من نور اللّٰه یا ایّها المشتاقون بنور جماله صلّوا علیه واٰله واصحابه وسلّموا تسلیما۔ اللّٰهمّ صلّ وسلّم وبارک علی

گویائی کو توقیرِ عبادت نہ ملے گی
گر شعر میں سرکار کی مدحت نہ ملے گی

اشکوں کو نہ ہاتھ آئے گی گوہر کی نفاست
گر دل میں تمنائے زیارت نہ ملے گی

ہے تو ہی مگر خوابِ براہیم کی تعبیر
تجھ سے تو بڑی کوئی شہادت نہ ملے گی

قائم ہے تری ذات سے بس عشق کی تطہیر
گر تو نہ ملے گا تو طہارت نہ ملے گی

وہ صبح کہ جس صبح میں چمکی نہ تری یاد
اُس صبح کو تنویرِ ہدایت نہ ملے گی

جس رات کا سرمایہ نہ ہو تیرا تصور
اس شب کو شبِ قدر کی عظمت نہ ملے گی

وہ دل جو تری یاد سے نا آشنا ٹھہرا
اس دل کو کبھی حق کی ہدایت نہ ملے گی

وہ آنکھ کہ جس آنکھ میں چمکا نہ ترا نور
بے نور ہے وہ اُس کو بصیرت نہ ملے گی

وہ گھر کہ نہ جس گھر میں تری یاد کی ہو گونج
اس گھر کو کبھی دہر میں رفعت نہ ملے گی

الطافِ نبی جس پہ نہ ہو حشر میں طرزیؔ
اللہ سے بھی اُس کو شفاعت نہ ملے گی

❀❀❀

❁

ذکر ہے ان دنوں مدینے کا
لطف آنے لگا ہے جینے کا

بڑھ کے ساحل قریب خود آیا
بخت جاگا مرے سفینے کا

دل کو ہر دم ہے انتظار اپنے
اب تو ذی الحج کے ہی مہینے کا

سارے دیوانے ایک جیسے ہیں
اک جنوں ہے مگر قرینے کا

جا کے زمزم پئیں طواف کے بعد
لطف آتا ہے خوب پینے کا

اے جبیں سامنے ہے بیت اللہ
امتحاں ہے ترے خزینے کا

اُن کے جلووں کے جام ہیں ہر سو
اپنا اپنا ہے ظرف پینے کا

رشتہ کعبے کا یوں حرم سے ہے
جیسے انگشتری نگینے کا

خوشبو پھولوں میں بھی جو ہے طرزیؔ
صدقہ آقا کے ہے پسینے کا

❁❁❁

ہیں عشق کی اک ابتدا حضرت محمد مصطفیٰ
اور عشق ہی کی انتہا حضرت محمد مصطفیٰ

الحمد سے والناس تک سیرت ہی تو اک تیری ہے
اسوہ ترا، قرآں مرا حضرت محمد مصطفیٰ

ترے نقشِ پا ہی سے دل میں ہے روشن شمعِ حق
اے صاحبِ غارِ حرا حضرت محمد مصطفیٰ

ماہِ رسالت آپ ہی مہرِ نبوت آپ ہی
دعوائے لولاک لما حضرت محمد مصطفیٰ

مُطِیعٌ ﷺ سَیِّدُنَا قَدَمُ صِدْقٍ ﷺ سَیِّدُنَا رَحْمَةٌ ﷺ سَیِّدُنَا

تو نور سے اللہ کے، عالم ہے ترے نور سے
تو سلسلہ در سلسلہ حضرت محمد مصطفیٰ

رِفعت عطا فرمائی ہے خالق نے تیرے ذکر کو
تیری کہیں ہم نعت کیا حضرت محمد مصطفیٰ

تکمیل اور اِتمام کی جن کو سند قرآں نے دی
ہیں دینِ حق کی وہ بِنا حضرت محمد مصطفیٰ

اک بار سے ہوتی بھی کیا تسکین میرے شوق کی
بارِ دگر لیجے بُلا حضرت محمد مصطفیٰ

طرزیؔ کو محشر میں عطا ہو نعت گوئی کا صلہ
اے شافعِ روزِ جزا حضرت محمد مصطفیٰ

❁❁❁

مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سَیِّدُنا مُجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سَیِّدُنا مُنتقٰی صلی اللہ علیہ وسلم سَیِّدُنا

سلام بوقت ذکرِ ولادتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

داعیٔ دینِ خدا ہو حق رسا و حق نُما ہو
دافعِ رنج و بلا ہو بزمِ ہستی کی ضیا ہو
یا نبی سلامٌ علیک یا رسول سلامٌ علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

تم سے ہی قرآن پایا دین اور ایمان پایا
خود کو بھی پہچان پایا رب کا بھی عرفان پایا
یا نبی سلامٌ علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

شمعِ حق ایسی جلائی شرک کی ظلمت مٹائی
عکسِ نورِ کبریائی ہے جمالِ مصطفائی
یا نبی سلامٌ علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

دین کی برہان تم ہو جسم ہم ہیں، جان تم ہو
مہبطِ قرآن تم ہو عرش کے مہمان تم ہو
یا نبی سلامٌ علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

تم امامِ اوّلیں ہو   تم رسولِ آخریں ہو
اک ہمارے ہی نہیں ہو   رحمۃ اللعالمیں ہو
یا نبی سلامٌ علیک یا رسول سلامٌ علیک یا حبیب سلامٌ علیک صلوٰۃ اللہ علیک

درد کی تم ہی دوا ہو   شافعِ روزِ جزا ہو
رحمتِ حق کی ردا ہو   کیوں کہ محبوبِ خدا ہو
یا نبی سلامٌ علیک یا رسول سلامٌ علیک یا حبیب سلامٌ علیک صلوٰۃ اللہ علیک

تم عروجِ ماہِ اسریٰ   تم شکوہِ سرِّ ادنیٰ
از حرم تا صحنِ اقصیٰ   واقفِ اسرارِ سدرہ
یا نبی سلامٌ علیک یا رسول سلامٌ علیک یا حبیب سلامٌ علیک صلوٰۃ اللہ علیک

طرزیؔ کو دامن تمہارا   روزِ محشر ہو سہارا
چشمِ اقدس کا اشارا   کام بن جائے ہمارا
یا نبی سلامٌ علیک یا رسول سلامٌ علیک یا حبیب سلامٌ علیک صلوٰۃ اللہ علیک

❁❁❁

قطعات

وہ لمحہ بڑا کیف پَروَر رہے گا
حیات آفریں خوب منظر رہے گا
میں باچشمِ نم چوم ہی لوں گا روضہ
سلامٌ عَلَیْکَ زباں پر رہے گا

کیسے کوئی بتائے بھی کیا کیا حضور ہیں
ہر آرزو کی آرزو تنہا حضور ہیں
کعبہ ہمارا قبلہ بھی لاریب ہے مگر
کعبے کو جس نے کعبہ بنایا حضور ہیں

نہ ہمدردی نہ کوئی مہربانی کام آئے گی
ظفر مندی نہ کوئی کامرانی کام آئے گی
مگر روزِ قیامت تم کو اے طرزیؔ بلاشبہ
محمد مصطفیٰ کی نعت خوانی کام آئے گی

دل ہے غم گیں، آنکھیں پُرنم، آیئے کوئی نعت کہیں
زخموں کو مل جائے مرہم آیئے کوئی نعت کہیں
مدحت اپنے آقا کی جب باعثِ رحمت ہے طرزیؔ
اپنی قسمت چمکا لیں ہم، آیئے کوئی نعت کہیں

آغوشِ پاکِ آمنہ اَھلاً وَ سَھلاً مَرحَبا
تشریف لائے مصطفیٰ اَھلاً وَ سَھلاً مَرحَبا
وہ صبحِ صادق کی گھڑی بارہ ربیع اوّل کی تھی
داعیٔ حق پیدا ہوا اَھلاً وَ سَھلاً مَرحَبا
توحید کا گلشن کھِلا شاخِ رسالت ہی سے ہے
اُٹھئے پڑھیں صَلِّ عَلیٰ اَھلاً وَ سَھلاً مَرحَبا

کسی کو دوستو! دنیا کی دولت کا بھروسہ ہے
کسی کو جاہ و منصب شان و شوکت کا بھروسہ ہے
ہمیں اپنی شفاعت کیلئے طرزیؔ قیامت میں
محمد مصطفیٰ کی بس محبت کا بھروسہ ہے

بالشرف ﷺ سیدنا صاحب الوسیلة ﷺ سیدنا صاحب

الدرجة الرفیعة ﷺ سیدنا صاحب التاج ﷺ سیدنا صاحب المغفر ﷺ سیدنا صاحب اللواء ﷺ سیدنا صاحب المعراج ﷺ

السیف ﷺ سیدنا صاحب الفضیلة ﷺ سیدنا صاحب الإزار ﷺ سیدنا صاحب الحجة ﷺ سیدنا صاحب

یاد ہیں اچھی طرح بارانِ رحمت کے وہ دن

سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْقَضِیْبِ صلی اللہ علیہ وسلم سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْبُرَاقِ صلی اللہ علیہ وسلم سَیِّدُنَا

طواف کعبے کا

نصیبِ خفتہ جگائے طواف کعبے کا
حجاب کتنے اُٹھائے طواف کعبے کا

ہر اک قدم یہاں تطہیر کا ہے اپنی سبب
گنہ پہ ہم کو رُلائے طواف کعبے کا

جو ہے تجلّیِ مطلق ازل سے تا بہ ابد
اُسی کا جلوہ دکھائے طواف کعبے کا

وہ ملتزم ہو کہ اسود، مقامِ ابراہیم
رموزِ عشق بتائے طواف کعبے کا

ہیں بوڑھے، بچے، جواں، مرد و زن غلام آقا
ہر اک کو ساتھ چلائے طواف کعبے کا

بقدرِ شوق ہیں عرفان کے گہر ملتے
گدا کو سلطاں بنائے طواف کعبے کا

خوشا نصیب حدودِ حطیم میں طرزیؔ
گنہ کے داغ مٹائے طواف کعبے کا

الغُرِّ ﷺ سَیِّدُنَا سَعْدُاللّٰہِ ﷺ سَیِّدُنَا سَعْدُالخَلْقِ ﷺ سَیِّدُنَا
خطیبُ الأُمَمِ ﷺ سَیِّدُنَا عَلَمُ الہُدٰی ﷺ سَیِّدُنَا کاشِفُ الکُرَبِ ﷺ سَیِّدُنَا رافِعُ الرُّتَبِ ﷺ سَیِّدُنَا عِزُّ العَرَبِ ﷺ سَیِّدُنَا
المُصْطَفٰی وَرَسُولِکَ المُرتَضٰی طَہِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ کُلِّ وَصْفٍ یُّبَاعِدُنَا عَنْ مُشَاہَدَتِکَ وَمَحَبَّتِکَ وَاَمِتْنَا عَلَی السُّنَّۃِ وَالجَمَاعَۃِ وَالشَّوْقِ

سعیٔ صفا و مَرْوَہ

کیا لطفِ بندگی ہے سعیٔ صفا و مَرُوَہ
ایماں کی تازگی ہے سعیٔ صفا و مَرُوَہ

تطہیرِ زندگی ہے سعیٔ صفا و مَرُوَہ
سنت کی پیروی ہے سعیٔ صفا و مَرُوَہ

ماں ہاجرہؓ کی سنت ہے آج جس سے زندہ
ہے اور کیا؟ یہی ہے سعیٔ صفا و مَرُوَہ

دیوانگی یہاں بھی ہے ڈھونڈتی حقیقت
اک طرزِ عاشقی ہے سعیٔ صفا و مَرُوَہ

طرزؔی میاں بھلا تم کیوں جان ہو کھپاتے
کب وجہِ شاعری ہے سعیٔ صفا و مَرُوَہ

اِلیٰ لِقَآئِكَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا

مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ

وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَفِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ

زمزم اگر پی لیجئے

ہو جائے گا تازہ دم زمزم اگر پی لیجئے
مٹ جائے گا ہر ایک غم زمزم اگر پی لیجئے

ہر لمحہ شوقِ بندگی بڑھتا ہی جائے آپ کا
دل پر نہ ہو بارِ الم زمزم اگر پی لیجئے

ہاں فرض و واجب یا نفل کیجئے طواف و تلبیہ
شوقِ تلاوت ہو نہ کم زمزم اگر پی لیجئے

ہیں جسم و جاں کے عارضے کیا کیا نہ اس سے مٹ گئے
بے شک ہے اللہ کا کرم زمزم اگر پی لیجئے

طرزیؔ کا ہے یہ تجربہ ایسا ہوا ہے بارہا
طاقت بھی ہو جائے بہم زمزم اگر پی لیجئے

يَانَجِيَّ اللّٰهِ اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَلِيْلَ اللّٰهِ اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ

عرفات کا وقوف

افضل تریں عبادت عرفات کا وقوف
جنت کی ہے ضمانت عرفات کا وقوف

ہو کیفیّت وہ کیسے الفاظ میں بیاں
اشکوں کی ہے رفاقت عرفات کا وقوف

قلب و نظر کی اپنے تطہیر ہوگئی
عصیاں پہ ہے ندامت عرفات کا وقوف

بندے کی ہے خدا کو کیا کیا ادا پسند
وقتِ دعا اِقامت عرفات کا وقوف

اک جستجو رضائے خدا و رسول کی
ہے لطفِ صد ریاضت عرفات کا وقوف

احرام پوش کون ہیں اور کس کے عشق میں
اک بے خودی کی حالت عرفات کا وقوف

اک دشتِ بے کنار میں باچشمِ نم دعا
نمرہ* کی وہ خطابت عرفات کا وقوف

جو چاہے وہ مانگ لے طرزیؔ خدا سے آج
ہے ساعتِ اجابت عرفات کا وقوف

---

* میدان عرفات کی وہ مسجد جہاں سے دسویں ذی الحجہ کو خطیبِ عرب خطبہ دیتے ہیں۔

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَاتَمَ رُسُلِ اللّٰهِ اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخِيَارَ خَلْقِ

مزدلفہ شب گزاری

تسکینِ غم بنی ہے مزدلفہ شب گزاری
اشکوں ہی میں ڈھلی ہے مزدلفہ شب گزاری

رو رو کے دل نے مانگیں اللہ سے دعائیں
دامن بھگو گئی ہے مزدلفہ شب گزاری

کوئی ثبوت بھی ہے؟ کیا دعوۂ محبت؟
الزام دے رہی ہے مزدلفہ شب گزاری

کر دے خدا سے تو بھی حق میں مرے سفارش
غم میرا جانتی ہے مزدلفہ شب گزاری

طرزیؔ کی تھوڑی گزری سو کر چٹائی پر ہی
اور پاسباں رہی ہے مزدلفہ شب گزاری

وہ مِنیٰ کے چار دن

بادشاہی سے فزوں تر وہ مِنیٰ کے چار دن
کیف آگیں، روح پرور وہ مِنیٰ کے چار دن

بال بچّے، سیم وزر، مال ومتاع، اسبابِ شوق
کیجئے قربان جن پر، وہ مِنیٰ کے چار دن

مسجدِ خیف* اور وہاں پر نور و رحمت کا وفور
خُلد ہی کا کوئی منظر وہ مِنیٰ کے چار دن

ہر طرف تسبیح و ذکرِ رب کا ہے پھیلا سرور
جن کے لمحے کیف آور، وہ مِنیٰ کے چار دن

طرزیؔ اس وادی کا احساں زندگی بھولے گی کب
دل ہوا جس سے منوّر وہ مِنیٰ کے چار دن

---

*مِنیٰ کی مسجد۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ اَدْنَاہُ اللّٰہُ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ

آؤ رمی کرلیں

وہ ساعت آگئی ہے مرحبا، آؤ رمی کرلیں
عبادت ہوگی مقبولِ خدا آؤ رمی کرلیں

یہ سنت حضرت ابراہیم کی ورثے میں پائی ہے
یہی ہے وَتَرَکْنَا میں چھپا آؤ رمی کرلیں

طواف وحلق* کا تو مرحلہ ہے بعد ہی اس کے
یہ رکنِ حج ہے واجب، ہو ادا، آؤ رمی کرلیں

گذشتہ رات کی ہے دور اندیشی کا کیا حاصل
کہ مزدلفہ میں کنکر تھا چنا، آؤ رمی کرلیں

رمی کرنے میں طرزیؔ بھولنا مت اس حقیقت کو
کہ پہلے دن فقط شیطان** بڑا، آؤ رمی کرلیں

---

* سر کے بال منڈوانا۔ ** لیکن دوسرے اور تیسرے دن تینوں شیطان کی رمی کرتے ہیں۔

یَامَطْلَعَ اَنْوَارِ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَخْزَنَ اَسْرَارِ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَاتَمَ الْاَنْبِیَاءِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ

وَقُرَّۃَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَهْبِطَ وَحْیِ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاکَلِیْمَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاابْنَ عَبْدِ اللّٰہِ

یَا خِیَارَ الْاَصْفِیَآءِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاشَفِیْعَ الْاُمَّۃِ اَلصَّلٰوۃُ

ترے روضے کی جالی ہے

متاعِ چشمِ مشتاقاں ترے روضے کی جالی ہے
مری تسکیں کا ہر ساماں ترے روضے کی جالی ہے
مرے قلب و نظر کے گوشے گوشے ہوگئے روشن
بلا شبہ مہِ تاباں ترے روضے کی جالی ہے
ترے در کی حضوری ہے شہنشاہی سے افضل تر
نگاہِ شوق کا قرآں ترے روضے کی جالی ہے
میں اپنے ہاتھ کی ان انگلیوں پر ناز کرتا ہوں
ہیں جن کو چھو کے یہ ذیشاں ترے روضے کی جالی ہے
میں سارے رنج و غم اپنے یہاں پر بھول بیٹھا ہوں
مرے ہر درد کا درماں ترے روضے کی جالی ہے
مجھے ہے روزِ محشر کامیابی کے لئے کافی
کہ دل میں صورتِ مہماں ترے روضے کی جالی ہے
تمنا دل میں طرزیؔ کے نہیں ہے اب کوئی باقی
مٹائے جس نے سب ارماں ترے روضے کی جالی ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ

مسجدِ نبوی

دل کی کھیتی مری کر گئی تو ہری مسجدِ نبوی
رحمتوں کی ہے چادر فضا میں تنی مسجدِ نبوی

روضۂ مصطفیٰ، کیاری جنّت کی بھی تیری آغوش میں
یہ سعادت کسی کو کہاں مل سکی مسجدِ نبوی

ہے اذانوں نمازوں سے تیری مرے دل کی تسکین بھی
تیری تکبیریں ایماں کی تابندگی مسجدِ نبوی

تیرے میناروں کے ہے قدم چومتی رفعتِ آسماں
اک اساسِ گراں دینِ اسلام کی مسجدِ نبوی

تجھ میں چالیس وقتوں کی ہو گر ادا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
ہو قبولِ خدا طرزؔی نے جو پڑھی مسجدِ نبوی

عَلَيْكَ يَايٰسٓ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الرَّحْمَةِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

حرم سے حرم تک

کبھی لبّیک ہے اپنی زباں پر
کبھی ہے ربِّ سَلِّم کیف آور
درودِ مصطفیٰ ذکرِ خدا بھی
متاعِ کُل ہے یہ اپنے سفر کی
مقاماتِ مقدّس کی زیارت
خدا کے فضل سے پائی سعادت
حضوری ہے سبحان اللہ حَرم کی
ہوئی ہے آرزو مدّت کی پوری
وہ کعبہ مرکزِ قلب و نظر ہے
زمیں پر جو خدا کا پہلا گھر ہے
وہ کعبہ لا و اِلّا کی صداقت
خدائے پاک کے دیں کی شہادت
کمالِ عشق ہے تعمیرِ کعبہ
جمالِ عشق ہے تنویرِ کعبہ
اُسے اپنی نگاہیں چومتی ہیں
تمنّائیں خوشی سے جھومتی ہیں
طوافِ خانۂ کعبہ کریں ہم
ملے موقع تو اَسوَد چوم لیں ہم

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِیَّ الْهَاشِمِیِّ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِیَّ

حطیم پاک میں پڑھ لیں نمازیں
گنہ کے داغ دامن سے مٹائیں
پکڑ کر مُلتزِم اب رولیں اتنا
کہ بولے رحمتِ رب آ اِدھر آ
مقامِ حضرت ابراہیم پر بھی
ادا ہم کرلیں دو رکعت نفل کی
مٹالیں تشنگی ہم پی کے زمزم
اِسی سے زخمِ دل پائے گا مرہم
صفا مَروَہ کی ہم کرلیں سعی بھی
ملے قلب و نظر کو روشنی بھی
حَرم ہے جلوہ زارِ کبریائی
نہیں چلتی یہاں عقل و خرد کی
ہر اک سو عشق کا ہے بول بالا
ہر اک سو عشق ہی کا ہے اُجالا
ہر اک سو عشق کی فرماں روائی
ہر اک سو عشق کی جلوہ نمائی
یہاں پر عشق جادہ، عشق منزل
یہاں آتش کا ہے گلزار حاصل
مؤذن اور مکبّر عشق ہر سو
مطہّر اور مطہّر عشق ہر سو

یاصاحب الشفاعۃ الصلوٰۃ والسلام علیک یاصاحب الکوثر الصلوٰۃ والسلام علیک یاصاحب المنبر الصلوٰۃ والسلام علیک

القرشی الصلوٰۃ والسلام علیک یانبی التقی الصلوٰۃ والسلام علیک یانبی التقی الصلوٰۃ والسلام علیک یاصاحب الناقۃ

يَا صَاحِبَ التَّاجِ وَالْلِوَآءِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْخُلُقِ

ہر اک محراب و منبر عشق مظہر
ہر اک دروازہ و در عشق مظہر
ہے سجّادہ حریمِ سجدۂ عشق
ہر اک مینارہ بھی منارۂ عشق
ہر اک سو عاشقِ احرام پوشاں
بنے ہیں عشق سے محشر بداماں
نمازیں عشق کا درسِ یقیں ہیں
رموزِ عشق کی شرحِ مبیں ہیں
رکوع و سجدہ و قعدہ اِقامت
یہ سب ہیں عشق ہی کی ایک صورت
تلاوت بھی کلامِ عشق ہی ہے
طواف اس جا خرامِ عشق ہی ہے
وہ نقشِ پائے ابراہیم کیا ہے
دلیلِ عشق اک دعویٰ بنا ہے
ہے اَنِّی اَذْبَحُکَ عشق سارا
تو مَاتُؤْمَرُ بھی رازِ عشق ٹھہرا
یہ ہے اعجازِ ادنیٰ عشق ہی کا
کہ پھوٹے پاؤں سے زمزم کا چشمہ
جنوں مرشد جہاں ہوش و خرد کا
وہاں کام آئے منطق فلسفہ کیا

النُّبُوَّةِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الشَّرِيْعَةِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

وَالْحَيَآءِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الصِّدْقِ وَالصَّفَآءِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمِعْرَاجِ وَالْقُرْبَةِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

يَاصَاحِبَ اللِّوَآءِ الْمَعْقُوْدِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانُوْرَ السَّمٰوٰتِ

وَالْأَرْضِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامُرَوِّجَ السُّنَنِ وَالْفُرُوْضِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَاتِمَ الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اَلْحَقِيْقَةِ وَالْمَعْرِفَةِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابَدْرَ التَّمَامِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَنْ ظَلَّلَهُ الْغَمَامُ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

مدینہ اب مدینہ اب مدینہ
غلامانِ نبی کا ہے خزینہ
مدینہ جانِ رحمت کا ہے مسکن
شگفتہ دینِ حق کا ایک گلشن
جہاں ہے مسجدِ نبوی-مدینہ
ضیا باریٔ توحیدی-مدینہ
مدینہ درس گاہِ عشق کہیے
مدینہ جلوہ گاہِ عشق کہیے
نبوّت اور رسالت پر گواہی
مدینے والوں کی تھی خوش نصیبی
رواداری، محبّت، جاں نثاری،
تواضع، خاطر اور مہماں نوازی
ہر اک انصار کا وہ وصفِ اعلیٰ
مدینے میں ہے اب بھی پہلے جیسا
خدائے پاک کی ہے کبریائی
رسول اللہ کی ہے مصطفائی
نمازیں مسجدِ نبوی میں پڑھیے
حضورِ قلب سے پھر آگے بڑھیے
وہ منبر ہے، وہ جنّت کی ہے کیاری
وہ، جا اصحابِ صُفّہ کی بھی ٹھہری

یَاسَیِّدَالْاَنَامِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامِصْبَاحَ الظَّلَامِ اَلصَّلٰوۃُ

شہِ کونین کا دربار ہے یہ
اُنہیں کا مطلعِ انوار ہے یہ
وہی تو چارہ سازِ بیکساں ہیں
وہی رحمت نوازِ دو جہاں ہیں
وہی تو شافعِ یومُ الجزا ہیں
یہ کافی ہے کہ محبوبِ خدا ہیں
اُنہیں سے دینِ حق کا نور پھیلا
اُنہوں نے خاک کو سونا بنایا
اُنہیں سے گمرہوں نے پائی منزل
وہ موجوداتِ عالم میں ہیں کامل
ہماری چارہ سازی بھی کریں گے
دلوں کی دور بیماری کریں گے
یہاں قلب و نظر ہوں گر سوالی
نہیں جاتی کبھی فریاد خالی
بہ چشمِ تر چلیں روضہ پہ اُن کے
مؤدب یوں کہیں نظریں جھکائے

نبیّ اللّٰہ صَلوٰۃً وَّ سَلَاماً
رسول اللّٰہ صَلوٰۃً وَّ سَلَاماً

تَمَّتْ بِالْخَیر

❀❀❀

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدَ الْمُتَّقِيْنَ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاشَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ

يَاسَيِّدَ الْآخِرِيْنَ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاحَبِيْبَ الْمَسَاكِيْنَ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

منقبت

عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ النَّبِیِّیْنَ اَللّٰھُمَّ

منقبتِ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ

قبلۂ دیں اور کعبۂ ایماں غوث الاعظم
درد کا درماں ہیں شہِ جیلاں غوث الاعظم

بن گیا رہزن ایک نظر سے آپ کی رہ بر
آپ علاجِ قلبِ پریشاں غوث الاعظم

آپ سے ہے شاداب طریقت کی کھیتی بھی
آپ بہارِ گلشنِ عرفاں غوث الاعظم

ادنیٰ اعلیٰ، قطرہ دریا، آپ ہی سے ہے
آپ نویدِ فصلِ بہاراں غوث الاعظم

قادریّت کو آپ نے ہی وہ رفعت بخشی
ہر شاخ اب ہے ایک گلستاں غوث الاعظم

زیرِ تصرّف دریا ہیں اور موجیں بھی ہیں
واپس لائے ڈوبا انساں غوث الاعظم

طرزیؔ نے بھی چشمِ کرم سے آپ کے پایا
اِس پہ رہا ہے آپ کا احساں غوث الاعظم

سَیِّدِ الْمُخْلِصِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُصْلِحِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ

منقبت بحضور سیّدی و مرشدی حضرت سیّد شاہ امان اللہ قادریؒ

خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف، پٹنہ

علاجِ کاہشِ جاں سیّدی امان اللہ
جہانِ فیض رساں سیّدی امان اللہ

خدائے پاک کا احساں، رسولِ پاک کا فضل
طریقِ حق کا نشاں سیّدی امان اللہ

رہِ یقین کی دشواریاں بجا لیکن
تجھی سے دفعِ گماں سیّدی امان اللہ

متاعِ صدق و صفا، رہنمائے منزلِ دیں
بہارِ باغِ جناں سیّدی امان اللہ

چمک رہے ہیں نظر میں ترے قدم کے نقوش
بجی ہے کاہکشاں سیّدی امان اللہ

ہمیں وہ رشد و ہدایت سے شاد کرتے تھے
خدا سے پائیں اماں سیّدی امان اللہ

تری نگاہ سے تابندہ ہے جہانِ دل
تو سوزِ دردِ نہاں سیّدی امان اللہ

ترے ہی درس کے صدقے مری متاعِ عزیز
نماز اور اذاں سیّدی امان اللہ

تجھی سے شہرِ طریقت کی دلکشی قائم
فدا ہو تجھ پہ یہ جاں سیّدی امان اللہ

جہانِ رنج و بلا میں کہوں بلا شبہ
فضائے امن و اماں سیّدی امان اللہ

ترے ہی در کا گدا طرزیؔ سخنور ہے
عطا ہو حسنِ بیاں سیّدی امان اللہ

❁❁❁

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُفْلِحِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

ڈاکٹر منصور عمر

قطعاتِ برسالِ طباعت ''طلع البدر علینا''

تشنگی اظہار میں دیکھی نہ پایا عیبِ طول
مقتضائے فن کی پابندی ہے شاعر کا اصول
موجزن ہر لفظ میں ہے اس طرح عشقِ نبی
گلشنِ ایماں میں کِھل اُٹھے ہیں جیسے تازہ پھول
طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا دیکھئے ہے کیا حسیں

۷۳۱

طرزیؔ اب جولائے وہ مجموعۂ نعتِ رسول

+۱۲۷۳=۲۰۰۳ء

دیگر

طرزیؔ! اپنی نعت گوئی کا جواب — تا ابد پاتا رہے گا تو ثواب
روضۂ اقدس کی پائی حاضری — ہوگیا اب پورا تیرا یہ بھی خواب
کلماتِ خیر میں ہو تیرا نام — ذکر بد سے لوگ برتیں اجتناب
تو جولایا ہے عقیدت کے یہ پھول — برکتیں اللہ دے گا بے حساب
درجاتِ دین ہوں تیرے بلند — عبدیت کا ہے یہ تیری انتساب
طلب العلم رہی خوبی تری — تیرے سینے میں سند ہے اک کتاب
طلبِ یادِ نبی کا ہے یہ فیض — کھنچ گئی ہے آسمانوں کی طناب
غیب سے آئی ندا منصورؔ یہ — قطعۂ تاریخ کہئے یوں جناب
طلع البدر علینا لائے بھی

۵۶۶

اپنی عمدہ نعتوں کی طرزیؔ کتاب

+۱۴۳۷=۲۰۰۳ء

رفتگاں و قائماں

(ناقدینِ ادب کی نظروں میں)

- یہ ایک بہت مشکل کام تھا جسے پروفیسر ڈاکٹر عبدالمنان طرزیؔ نے نہایت خوش اسلوبی سے پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ ◄ (پروفیسر افتخار اجمل شاہین، کراچی)

- ادب کی زمین سے شعر یوں نکلتے ہیں جیسے پتھر کا سینہ چیر کر چشمہ اُبلتا ہے۔ لگتا ہی نہیں کہ یہ اشعار کسی فرد واحد کی کاوش کا نتیجہ ہیں بلکہ ایسا لگتا ہے کہ گویا ہر فنکار خود بخود اشعار میں ڈھل کر طرزیؔ کے سامنے آکھڑا ہوا ہے۔ ◄ (اقبال انصاری، دہلی)

- پروفیسر طرزیؔ کی انفرادیت، امتیاز، اختصاص، اجتہاد اور اعتبار کی اہم وجہ یہ ہے کہ وہ توازن، تناسب، توضیح تصریح اور توانائی و تازگی کو پیش نگاہ رکھ کر اپنے شعروں میں بڑے باوقار طریقے سے کھپاتے ہیں۔ ◄ (ڈاکٹر خالد حسین خاں، میرٹھ)

- دربھنگہ کی منظوم ادبی تاریخ اُردو میں اپنی قسم کی واحد کوشش ہے اور لاجواب ہے۔
◄ (ڈاکٹر ستیہ پال آنند، امریکہ)

- یہ آپ نے بڑے کمال کا کام کیا ہے۔ تاریخ کی کتاب کے اعتبار سے یہ تصنیف آئندہ زمانے میں وہی اہمیت رکھے گی جو آج پرانے تذکروں کی ہے۔ ◄ (شمس الرحمٰن فاروقی، الہ آباد)

- آپ کا یہ شاہکار ایسا ہے کہ اس سے پہلے اس کی سی موہوم نظیر میری نظر سے آج تک نہیں گذری۔
◄ (عفت موہانی، حیدر آباد)

- جب تک رفتگاں و قائماں نظر میں نہ آئی قدِیار کے عالم کا اندازہ مجھے تو کیا شاید کسی کو بھی نہ تھا۔
◄ (پروفیسر گوپی چند نارنگ)

- عبدالمنان طرزی کی یہ تصنیف (رفتگاں و قائماں) اُردو شاعری میں ایک نئے عہد کے آغاز کا اعلان ہے۔ ◄ (سید منظر امام، دھنباد)

- اس تذکرے کی ندرت اور امتیاز کا ضامن اس کا نفیس شعری پیرہن ہے جو شاعری کے تمام اوصاف سے زرتاب ہے۔ یہ قابل فخر تخلیق غیر معمولی فکر کا نتیجہ ہے۔ ◄ (منظر شہاب، جمشید پور)

- اس کتاب کی فی الوقت لوگوں کی نگاہوں میں جو اہمیت ہو جیسے جیسے وقت گذرتا جائے گا۔ اس کی اہمیت وافادیت کا احساس شدید تر ہوتا جائے گا۔ ◄ (پروفیسر وہاب اشرفی، پٹنہ)

مناظر نامہ

(ناقدینِ ادب کی نظروں میں)

زہے مناظر نامہ شہود سے جس کے
نصیبِ کل اُدبا ہے مسرّتوں کا حصول
کمال داد بصیرت کی دیجئے طرزی کو
کہی جو بات وہ موزوں ہے اور لامعلول

● ابومحفوظ الکریم معصومی، کولکاتا

ابتدا سے انتہا تک ہے یہ اک ایسی کتاب
شعریت سے معنویت تک نہیں جس کا جواب
اک تسلسل دیکھتا ہوں معنوی آفاق کا
شاعری ہے یا کہ ہے اس دور کا یہ معجزہ

● احسان ثاقب، نوادہ

مناظر نامہ خوب ہی نہیں، شعری بلاغت کی حسین بیاض ہے۔

● ڈاکٹر احمد سہیل، امریکہ

مناظر نامہ ندرتِ فکر اور جدتِ خیال کا نمونہ ہے۔

● ڈاکٹر اعجاز علی ارشد، پٹنہ

اپنے انداز کی یہ روایت شکن اور مشعلِ راہ کتاب ڈاکٹر عبدالمنان طرزی کی منطقی شاعرانہ دروبست اور منور ادبی شعور کی غماز ہے۔

● ڈاکٹر سید جمشید حسن، بھاگلپور

اس میں کوئی شک نہیں کہ طرزی صاحب نے حیرت انگیز کام کیا ہے۔

● سید ظفر ہاشمی، لکھنؤ

ڈاکٹر طرزی کا فن ان کے اندر اس خوش رنگ پرندے کی مانند ہے جو سورج کی کرنوں کو اپنے ننھے پروں کی بساط پر کاٹتا بلندیوں کی سمت پرواز کر رہا ہے۔

● نفیس بانو شمع، دہلی

مصنف کی دیگر کتابیں

(۱) لکیر
(۲) رفتگاں و قائماں
(۳) مناظر نامہ
(۴) دستارِ طرح دار
(۵) نارنگ زار

دستارِ طرح دار

(ناقدینِ ادب کی نظروں میں)

بحر و آہنگ، پر دسترس اور زبان و اظہار پر قدرت نے انہیں ایسی بے ساختگی عطا کردی ہے کہ نظم آورد کے احـ[illegible] سے مبرّا نظر آتی ہے۔

● اسلم حنیف، بدایون

طرزی صاحب۔ باکمال ہونے پر ایمان نہ لانا گناہ کبیرہ ہوگا۔ اتنا زرخیز دماغ، اللہ اپنے خاص بندوں ہی کو دیتا ہے۔ خدا اُن سے ڈھیر سارے بڑے کام کروائے۔

● پرکاش فکری، رانچی

عبدالمنان طرزی ایک فعال اور متحرک شاعر ہیں۔ انہیں شاعری کی تمام اصناف پر قدرت حاصل ہے۔ پوری کتاب (دستارِ طرح دار) ایک زنجیر کی صورت ہے اور اس میں جو روانی اور سلاست ہے اس کا بھرپور مزہ ایک ساتھ پڑھنے میں ہے۔ عبدالمنان طرزی کی شاعرانہ برتری اور زبان و بیان پر مکمل دسترس کا میں پہلے سے ہی قائل رہا ہوں۔ لہٰذا یہ کتاب میرے اس یقین کو مزید پختہ کرنے کا سبب بنی ہے۔

● ڈاکٹر عبید الرحمن، پٹنہ

عبدالمنان طرزی صاحب کی یہ کاوش حسن اور سچائی کا مظہر ہے۔ اس میں ان کی تخلیقی لیاقت اور تنقیدی بصیرت کی تحسین نہ کرنا کتمانِ حق ہوگا۔

● غلام مرتضیٰ راہی، فتح پور

میں حرفِ دُعا، تو دستِ عطا، سبحان اللہ سبحان اللہ
محتاج ہیں تیرے شاہ و گدا، سبحان اللہ سبحان اللہ